باراوّل ۱۹۳۹ء   باردوم ۱۹۵۱ء
نیشنل پریس الہ آباد میں باہتمام منشی رمضان علی شاہ چھپی

تعارف

فن عروض، پٹنہ اور ہندوستان کی دوسری یونیورسٹیوں میں بی۔اے اور ایم۔اے کے فارسی، عربی اور اردو کے نصابوں میں داخل ہے۔ اگرچہ اس فن پر ہر زبان میں بہتیری کتابیں لکھی جا چکی ہیں۔ مگر ابتک کوئی ایسی کتاب میری نظر سے نہیں گذری جو یونیورسٹی کے مشغول و مصروف طلبہ کے امتحان کی ضرورتوں کو ملحوظ رکھ کر لکھی گئی ہو۔ چونکہ مدّتوں سے پٹنہ یونیورسٹی میں اس فن کا پڑھانا میرے ہی متعلق ہے میں نے محسوس کیا کہ طلبہ کے لئے ایک ایسی مختصر اور جامع کتاب کی ضرورت ہے جس میں طالب علموں کو ایسے سوالات کے حل کرنے کا مواد مل جائے جو اکثر یونیورسٹی کے ممتحنین پوچھا کرتے ہیں۔ اس امر کو ملحوظ رکھتے ہوئے میں نے یہ مختصر رسالہ فن عروض پر لکھا اور اپنے خیال کے مطابق ان باتوں میں سہولت پیدا کردی جن کا یاد رکھنا لڑکوں کے لئے دشوار تھا۔

اس فن کی دشواریوں کو اکثر اساتذہ اور مصنّفین فن نے محسوس کیا ہے اور کچھ عرصہ سے اس طرف توجہ بھی کی ہے کہ اس دشوار فن میں آسانیاں پیدا کریں لیکن یہ کوشش سرسری اور غیر اصولی طریقہ پر ہوئی ہے اور صرف اسی قدر کیا گیا ہے کہ بعض غیر مستعمل بحریں چھوڑ دی گئیں۔ یا صرف کثیر الاستعمال زحافات کا ذکر ہوا۔ غرض تسہیل فن میں کوئی اصولی کوشش نہیں کی گئی۔ میں نے اس کتاب میں یہ کوشش کی ہے کہ فن عروض کو ایک اصول کے ماتحت مختصر اور سہل بنایا جائے۔

ساتھ ہی اس کا بھی لحاظ رکھا ہے کہ فن عروض کے اجزا بحور و زحافات وغیرہ سب باقی رہیں۔

عروض کی اس جدید تشکیل کا اصول یہ رکھا ہے کہ مختلف چیزیں جو کسی ایک عام قاعدہ کے تحت آسکتی ہیں۔ انھیں اس عام قاعدہ کے ماتحت لاکر سہولت اور اختصار پیدا کیا جائے۔ آپ سمجھیں گے کہ بحریں افاعیل سے بنتی ہیں اور افاعیل صرف آٹھ ہیں۔ اس لئے اصلی بحریں صرف آٹھ ہی ہونی چاہئیں۔ نہ کہ انیس ۱۹، مفرد بحریں درحقیقت سات ہی ہیں، بقیہ بارہ ۱۲ بحریں اِن ہی سات بحروں سے مرکب ہوتی ہیں۔ اس لئے میں نے سات بحریں مفرد اور اصلی قرار دیں اور بارہ ۱۲ بحریں اِن ہی کے تحت میں لاکر مرکب قرار دیں چنانچہ طالب علم کو اب بجائے انیس ۱۹ بحروں کے صرف آٹھ بحروں کے نام اور اُن کے ارکان یاد کرنے پڑیں گے۔ مرکب بحروں کے نام اور ارکان انھیں سے یاد ہو جائیں گے۔

اسی طرح کثیر التعداد زحافات ایسے ہیں جن کا عمل ایک ہی ہے۔ مثلاً کسی متحرک حرف کو ساکن کرنا۔ اب یہ عمل اگر مفعولات میں ہوتا ہے تو اس کا نام "وقف" ہے اور متفاعلن میں ہوتا ہے تو اس کا نام "اضمار" اور مفاعلتن میں ہوتا ہے تو اس کا نام "عقب" ہے میں نے اِن تینوں مختلف ناموں کے بجائے ایک کام کے لئے ایک ہی نام قرار دیا یعنی "اسکان" اس طرح مفرد زحافات جو ستائیس تھے پندرہ رہ گئے اور مرکب زحافات جو سولہ تھے وہ مفرد زحافات میں شامل ہو گئے جیسے "خرب" جو "کف" و "خرم" سے مرکب ہے۔

اب جس بحر پر یہ عمل کرے گا اُس کو بجائے "اخرب" کہنے کے "مکفوف اخرم" کہیں گے اور "کف و خرم" مفرد زحافات میں معلوم ہو ہی چکے ہیں۔ اس لئے "خرب" فہرست زحافات سے خارج ہو گیا۔ اسی طرح دوسرے مرکب زحافات بھی نکل گئے۔ غرض زحافات کی مجموعی تعداد جو تینتا لیس تھی اب صرف پندرہ رہ گئی۔

اس صورت میں ہر اوسط درجہ کا طالب علم اس فن کو حافظہ پر غیر ضروری بار ڈالے بغیر چند دنوں میں حاصل کر سکتا ہے، ممکن ہے کہ میری کوشش میں بعض خامیاں یا فرو گذاشتیں ہوں لیکن اگر ارباب فن میرے اصول سے اتفاق کریں تو مزید اصلاح اور ترمیم ہو سکتی ہے۔ میں تمام اہلِ فن سے متوقع ہوں کہ اس ناچیز کوشش پر نظر توجہ ڈالیں گے۔ اور اپنے خیالات سے مجھے سرفراز فرمائیں گے۔

عام خیال ہے کہ یہ زمانہ ایسی تحریر و تقریر کا ہے، جس میں کاروباری زندگی سادگی اور مختصر ہو۔ اب ایسی تحریریں جن میں صنائع و بدائع سے کام لیا گیا ہو، بے وقت کی شہنائی سمجھی جاتی ہیں لیکن غور کیا جائے تو اس عہد جمہوریت و اشتراکیت میں اگر ایک طرف شعر و شاعری کی ضرورت کم ہو گئی ہے تو دوسری طرف زورِ بیان اور خطابت کی ضرورت بڑھ گئی ہے۔ اس لئے اگر ہم یہ کہیں کہ اس دور میں علم معانی و بیان کو زیادہ عروج ہونا چاہئے تو کچھ غلط نہ ہوگا۔ یہ ضرور ہے کہ بعض دور از کار اور فرسودہ لفظی صنعتیں جن کا دار و مدار محض لفظوں کے اُلٹ پھیر پر ہے اور جن سے نہ کلام کی بندش میں چستی پیدا ہوتی ہے اور نہ معنوی خوبی آتی ہے، غیر ضروری ہو گئی ہیں لیکن ادب قدیم کے

طلبہ اور شائقین کو ہر قسم کی صنعتوں سے دوچار ہونا پڑتا ہے اور کم از کم ان کی واقفیت کے لئے تمام صنائع بدائع کا بیان اس فن کی کتاب میں ضروری ہے۔

یوں تو اس فن میں بہت سی کتابیں موجود ہیں۔ لیکن اکثر کا طرز بیان صاف اور سلجھا ہوا نہیں ہے اور مثالیں بھی نہایت فرسودہ اور دقیانوسی ہیں۔ اس کے علاوہ کوئی ایسی کتاب نہیں ہے جس سے عربی، فارسی، اور اردو تینوں زبانوں کے طلبہ یکساں طور پر مستفید ہو سکیں۔ ان باتوں کا لحاظ کر کے میں نے یہ رسالہ فن بیان اور بدائع میں ترتیب دیا ہے اور اس کی کوشش کی ہے کہ تعریفات سہل اور جامع ہوں اور مثالیں ایسی ہوں جو مذاق سلیم کو پسند آئیں اور حافظہ میں آسانی سے محفوظ رہیں۔ امید ہے کہ یہ رسالہ اہلِ ذوق کے لئے عموماً اور طلبہ کے لئے خصوصاً دلچسپ اور کارآمد ثابت ہوگا۔

میں اپنے احباب یعنی ڈاکٹر ابو نصر محمد علی حسن صدر شعبۂ عربی اور پروفیسر عبد المنّان صاحب بیدل صدر شعبۂ فارسی اور پروفیسر حافظ شمس الدین احمد صاحب صدر شعبۂ اردو، پٹنہ کالج و پٹنہ یونیورسٹی کا جس قدر شکریہ ادا کروں کم ہے کہ ان لوگوں نے اثنائے تالیف و ترتیب میں اپنے اپنے زرّیں و مفید مشوروں سے میری ہمّت افزائی کی ہے۔

عبد المجید
پروفیسر پٹنہ کالج

فہرست مضامین

مضمون ‏ ‏ ‏ ‏ ‏ ‏ ‏ ‏ صفحہ

اشاریہ

۱۔ مفرد سالم بحریں

(الف) کثیر الاستعمال بحریں

(ب) قلیل الاستعمال بحریں

۲۔ مرکّب سالم بحریں

یہ سب بحریں نادر الاستعمال ہیں

مضمون | صفحہ

۳۔ مفرد مزاحف بحریں

نمبر ۱۔ بحر ہزج مزاحف

(الف) کثیر الاستعمال بحریں

(ب) قلیل الاستعمال بحریں

مضمون | صفحہ

نمبر ۴ - بحر متقارب مزاحف

(الف) کثیر الاستعمال بحریں

(ب) قلیل الاستعمال بحریں

نمبر ۵ - بحر متدارک مزاحف

(الف) کثیر الاستعمال بحریں

(ب) قلیل الاستعمال بحریں

مضمون | صفحہ

نمبر۲۔ بحر رمل مزاحف

(الف) کثیر الاستعمال بحریں

(ب) قلیل الاستعمال بحریں

۳۔ مرکب مزاحف بحریں

(۱) رجز مرکب

(الف) کثیر الاستعمال بحریں

مضمون | صفحہ

مضمون | صفحہ

(ب) قلیل الاستعمال بحریں

(۴) رجز متدارک مزاحف

(الف) قلیل الاستعمال بحریں

(۵) متقارب ہزج مزاحف

نادر الاستعمال بحر

(۶) رمل متدارک مزاحف

نادر الاستعمال بحر

ھو المعین

علم عروض

اس علم کا موجد خلیل بن احمد بتایا جاتا ہے، وجہ تسمیہ اس کی یہ ہے کہ اس علم کے ایجاد کرنے کے وقت وہ مکّہ معظمہ میں تھا اور چونکہ عروض خانہ کعبہ کا ایک نام ہے۔ اس لئے تیمناً و تبرکاً اس علم کو اُس نے کعبہ معظمہ کے نام سے موسوم کیا۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ اِس (علم) فن کو عروض اس لئے کہتے ہیں کہ شعر کو اس پر عرض کرتے ہیں یعنی شعر کو اس سے جانچتے ہیں تاکہ موزوں اور غیر موزوں میں فرق معلوم ہو۔ اصطلاح میں "عروض" اُس علم کو کہتے ہیں جس میں اشعار کے اوزان اور اُن میں جو تبدیلیاں واقع ہوں اُن سے بحث کی جائے۔

شعر۔ شعر کے لغوی معنی دریافت کرنے اور جاننے کے ہیں۔ اصطلاح میں اُس کلام موزوں کو شعر کہتے ہیں۔ جو متکلّم سے قصداً صادر ہو۔

وزن۔ وزن کے لغوی معنی تولنے کے ہیں۔ اصطلاح میں دو کلموں کے حرکت اور سکون میں برابر ہونے کو وزن کہتے ہیں۔ حرکتوں کا یکساں

ہونا ضروری نہیں ہے۔ جیسے۔ مکارم۔ پرپوش۔ حکایت۔ مصادر۔ سخنہا
کا ایک ہی وزن یعنی فعولن ہے۔

موزوں۔ موزوں اُس کلام کو کہتے ہیں جو اوزان عروض میں
سے کسی کے وزن پر ہو۔ اس لئے موزوں کلام کے لئے کسی وزن کا ہونا
ضروری ہے۔

رکن۔ اشعار کو وزن کرنے کے لئے چند الفاظ مقرر ہیں اُن کو ارکان
کہتے ہیں۔ انھیں سے بحریں مرکب ہوتی ہیں۔ ارکان تعداد میں آٹھ ہیں[1]
فعولن۔ فاعلن۔ مفاعیلن۔ مستفعلن۔ مفاعلتن۔ متفاعلن۔
فاعلاتن۔ مفعولات۔ ارکان کو اصول اوزان۔ تفاعیل۔ افاعیل۔ اور
اوزان عروض کہتے ہیں۔

تقطیع۔ تقطیع کے لغوی معنی ٹکڑے ٹکڑے کرنے کے ہیں۔ اصطلاح
میں شعر کے ٹکڑے کر کے ارکان بحر کے مطابق کرنے کو کہتے ہیں یعنی متحرک
کے مقابل میں متحرک اور ساکن کے مقابلے میں ساکن اجزا و حروف رکھے
جاتے ہیں تقطیع میں حروف ملفوظ کی تعداد اور حرکات اور سکون کا
اعتبار کرتے ہیں۔ حروف اور حرکات کی مطابقت ضروری نہیں ہے
جیسے طوطی فعلن کے وزن پر ہے اور بچارا فعولن کے وزن پر ہے۔
اور ذہبت کا وزن فعلن۔

---

[1] نوٹ۔ اہل عروض نے حروف "ف" "ع" "ل" سے الفاظ پنج حرفی و ہفت حرفی
مشتق کر کے آٹھ ارکان قائم کئے ہیں۔ ان میں دو یعنی فعولن اور فاعلن پنج حرفی ہیں بقیہ ہفت حرفی

زحاف۔ زحاف کے لغوی معنی گرنے کے ہیں ۔ اصطلاح میں "ان تغیرات کو زحاف کہتے ہیں جو ارکان شعر میں واقع ہوتے ہیں" مثلاً کسی حرکت کا گرا دینا یا کسی حرف کا حذف کر دینا یا کسی حرف کا بڑھا دینا۔ جیسے فاعلاتُ سے فاعلات۔ فعولن سے فعول۔ مستفعلن سے مستفعلان، جس رُکن اور بحر میں زحاف ہوتا ہے اُس رُکن اور بحر کو مزاحف کہتے ہیں۔

سالم۔ جس رُکن اور بحر میں کوئی تغیر نہ ہو اُس کو 'سالم' کہتے ہیں۔

مثمن۔ جس شعر کے دونوں مصرعوں میں آٹھ رکن ہوں اُس کو 'مثمن' کہتے ہیں۔

مسدس۔ جس شعر کے دونوں مصرعوں میں چھ رُکن ہوں اُسکو 'مسدس' کہتے ہیں۔

مربع۔ جس شعر کے دونوں مصرعوں میں چار رُکن ہوں اُس کو 'مربع' کہتے ہیں۔

قواعد تقطیع

۱۔ بعض حالتوں میں ایک حرف تقطیع میں دو حرف شمار ہوتا ہے جیسے الف ممدودہ ۔ آدم اور آئیں۔ واوٗ۔ واوٗ داؤد طاؤس میں، حرف مشدد جیسے مہذّب کی ذال اور خرّم کی رے ۔ اضافت کا کسرہ جو کھینچ کر پڑھا جائے۔ جیسے 'موسم' کا کسرہ "امروز کہ موسم جوانی من است" میں اور زیر کا کسرہ اس شعر میں :۔

۵ مرے دل میں جو حسرت ہے نکالوں میں کہاں اُسکو
نہ وہ زیرِ فلک نکلے نہ وہ زیرِ زمیں نکلے

۲- ہائے مختفی - جو کلمہ کے آخر میں آئے - جیسے چہ - چگونہ - وہ - کہ وغیرہ میں تقطیع کے وقت ساقط ہو جاتی ہے - گریہ - خندہ - بستہ وغیرہ میں کبھی - ہ - ساقط ہو جاتی ہے - کبھی ایک حرف سمجھی جاتی ہے - **مثال**

فارسی (۱) کشتۂ لعلِ لبِ جانانہ ام
زآبِ حیوان پُر شدہ پیمانہ ام

(فاعلاتن - فاعلاتن - فاعلن)

یہاں 'جانانہ' کی 'ہ' ساقط ہو گئی - شدہ کی 'ہ' ایک حرف کے برابر ہے - واضح ہو کہ کشتہ کی 'ہ' کسرۂ اضافت کی وجہ سے دو حرف کے برابر ہے - (دیکھو فائدہ ۱)

(۲) خندہ چہ کنی بگریۂ من - (مفعول - مفاعلن - فعولن) 'خندہ' کی 'ہ' ایک حرف کے برابر ہے چہ کی 'ہ' ساقط ہو گئی - اور گریہ کی "ہ" دو حرف کے برابر ہے -

اُردو نالۂ مرغِ سحر نے اُسے بیدار کیا
کہیں ڈر ہے کہ خفا مجھ سے وہ دلدار نہ ہو

(فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلن)

'کہ' کی 'ہ' ساقط ہو گئی - اور 'نالہ' کی 'ہ' دو حرف کے برابر ہے -

عربی (ا) "وَلَہٗ" کی "ہ" ایک حرف کے برابر اور "لہٗ" کی "ہ" دو حرف کے برابر ہے۔

۳۔ واؤ غیر ملفوظ۔ خواب۔ خوہ۔ خویش۔ خورشید وغیرہ میں تقطیع کے وقت گر جاتا ہے۔ اسی طرح واؤ تو۔ چو۔ میں اور واؤ عطف جب ملفوظ نہ ہو تو گر جاتا ہے۔

مثال اُردو

وہ ادا کی کہ قضا آگئی خود داری کی

وہ نظر کی کہ اثر کر گئی جادو کی طرح

فعلاتُن۔ فِعلاتُن۔ فِعلاتُن۔ فِعلُن

یہاں خود داری کا واؤ گر گیا۔

مثالِ فارسی۔ ہیچو تو کو در دسرائے دیگرے مُفتَعِلُن مُفتَعِلُن۔ فاعِلُن،

یہاں بھی واؤ "ہیچو" اور "تو" میں ساقط ہو گیا۔

مثالِ عربی۔ وَمَا شَرُّ الثَّلٰثَۃِ اُمَّ عَمْرٍو + بِصَاحِبِکِ الَّذِیْ لَا تَصْبَحِیْنَا[1]

(عمرو بن کلثوم) یہاں عمرو کا واؤ جو غیر ملفوظ ہے گر گیا۔

۴۔ الف وصل اگر ملفوظ نہ ہو تو تقطیع میں گر جائیگا۔ جیسے

مثال اردو

خدا پرست بھی بندے ہیں حسنِ فطرت کے

سمجھ میں آئے نہ راز اس طلسم حیرت کے

(مفاعلن فعلاتن مفاعلن فعلن) یہاں "اُس" کا الف گر گیا۔

---

[1] نوٹ۔ اے ام عمرو تیرا یار جس کو تو صبوحی نہیں پلاتی ہے وہ اُن تین شخصوں سے جن کو تو شراب پلا رہی ہے بدتر نہیں ہے۔

مثال فارسی
من از بیگانگاں ہرگز نہ نالم
کہ با من ہر چہ کرد آں آشنا کرد

(مفاعیلن مفاعیلن فعولن) یہاں 'از' کا الف گر گیا۔

مثال عربی
رَاَیتُ صَبِیّاً عَلَی القُمَیرِ یُخجِلُ البَدرَ وَالھِلَالَ
فَقُلتُ مَا اسمُکَ فَقَالَ لُولُو فَقُلتُ لِی لِی فَقَالَ لَا لَا

یہاں اسمک کا ہمزہ وصل ساقط ہو گیا۔

۵۔ جب کسی مصرع کے وسط میں دو ساکن حروف جمع ہوں اور پہلا ساکن حرف 'مد' اور دوسرا ساکن حرف 'نون غنہ' ہو تو نون کو تقطیع میں گرا دیں گے۔ اور اگر نون نہ ہو تو اس کو متحرک کر دیں گے۔ جیسے۔

فارسی
ز شوقِ لبش خوں، ہمی خورد دل
دوتا گشتہ زلفش، ہمی برد دل

(فعولن فعولن۔ فعولن فعل)

اردو — ذوق
جہاں دیکھا کسی کے ساتھ دیکھا
کبھی ہم نے تجھے تنہا نہ پایا

یہاں خوں اور جہاں کا نون تقطیع میں ساقط ہو گیا۔ اور "خورد" اور "برد" کی دال متحرک ہو گئی۔

اردو
پھرتا رہے ہے چار پہر مضطر آفتاب
روشن ہے یہ کہ محو ہوا تجھ پہ آفتاب

(مفعول۔ فاعلات۔ مفاعیل فاعلات) اس شعر میں 'چار' کی 'ر'

اور 'آفتاب' کی 'ف'، اور محو کا 'واو' تقطیع میں متحرک ہو گئے۔

۶۔ اگر وسط مصرع میں تین ساکن حروف آجائیں تو اوّل کو اپنی حالت پر چھوڑ دیتے ہیں اور دوسرے کو متحرک کر دیتے ہیں اور تیسرے کو گرا دیتے ہیں اور اگر آخر مصرع میں ہو تو پہلے اور دوسرے کو ساکن چھوڑ دیتے ہیں اور تیسرے کو گرا دیتے ہیں۔ مثال

فارسی (۱)

مرا در دست اندر دل اگر گویم زباں سوزد
وگر دم درکشم ترسم کہ مغزِ استخواں سوزد

(مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن)

(۲)

آورد حرز جاں زخطِ مشک باردوست
ایں پیک نامہ برکہ رسید از دیار دوست

(مفعول فاعلات مفاعیل فاعلات)

اُردو

چُپکے چُپکے مجھ کو روتے دیکھ پاتا ہے اگر
ہنس کے کرتا ہے بیانِ شوخیِ گفتار دوست

۷۔ اگر دو ساکن آخر مصرع میں جمع ہوں تو دونوں اپنی حالت پر رہیں گے جیسے۔

کریم خطا بخش پوزش پذیر (فعولن فعولن فعولن فعول)

اجزائے بیت یا ارکان ثلثہ

شعر کا وزن ارکان سے مرکّب ہے اور ارکان اصول سے مرکب ہیں

اصول تین ہیں۔ سبب۔ وتد۔ فاصلہ۔

(۱) سبب دو حرفی کلمہ کو کہتے ہیں اور اس کی دو قسمیں ہیں۔

(ا) سبب خفیف جس کا دوسرا حرف ساکن ہو۔ جیسے تمر۔ در۔ ہب

بی۔ ہم۔ کل اور فاعلن کا فا (ب) سبب ثقیل۔ جس کے دونوں حروف متحرک ہوں۔ جیسے 'سرِ'۔ 'سرِ من' میں ا بۂ۔ آخُ۔ دمُ۔ غدۂ۔ متفاعلن میں مُتَ۔

(۲) وتد۔ سہ حرفی کلمہ کو کہتے ہیں۔ اس کی بھی دو قسمیں ہیں۔

وتد مجموع جس کا تیسرا حرف ساکن ہو۔ جیسے سخن۔ چمن۔ جبل۔ نعم۔ کرم۔ فعولن کا فعو۔

وتد مفروق جس کا دوسرا حرف ساکن ہو۔ جیسے لالہ بالہ۔ راس۔ مُندُ فاعلاتن کا فاع۔

(۳) فاصلہ۔ فاصلہ صغریٰ چار حرف کے کلمہ کو کہتے ہیں۔ اُس کا چوتھا حرف ساکن ہوتا ہے۔ جیسے۔

صنما۔ علوی۔ سکنوا۔ سبحنی۔ متفاعلن کا متفا۔

فاصلہ کبریٰ۔ اُس پانچ حرف والے کلمہ کو کہتے ہیں جس کا صرف پانچواں حرف ساکن ہو۔ جیسے

شکنمش۔ قتلہم۔ مندرجہ بالا اقسام ان فقروں سے ظاہر ہوتے ہیں۔

از سر کوئے وفا قدمے نگزری
فارسی سبب خفیف سبب ثقیل وتد مفروق وتد مجموع فاصلہ صغریٰ فاصلہ کبریٰ

وتد۔ سبب۔ فاصلہ سے آٹھوں رکنوں کی ترکیب

۱۔ فعولن ۔ وتد مجموع اور سبب خفیف سے مرکّب ہے۔
۲۔ فاعلن سبب خفیف اور وتد مجموع سے مرکّب ہے۔
۳۔ مفاعیلن ایک وتد مجموع اور دو خفیف سببوں سے مرکّب ہے۔
۴۔ مستفعلن دو خفیف سببوں اور ایک وتد مجموع سے مرکّب ہے۔
۵۔ مفاعلتن وتد مجموع اور فاصلہ صغریٰ سے مرکّب ہے۔
۶۔ متفاعلن فاصلہ صغریٰ اور وتد مجموع سے مرکّب ہے۔
۷۔ فاعلاتن ایک وتد مفروق اور دو خفیف سببوں سے مرکّب ہے۔
۸۔ مفعولات دو خفیف سببوں اور ایک وتد مجموع سے مرکّب ہے۔

آٹھ رکنوں کے نام ذیل کے قطعہ سے ظاہر ہوتے ہیں۔

فعولن فاعلاتن فاعلن مستفعلن دیگر
مفاعیلن مفاعلتن و مفعولات اے اصغر
شود متفاعلن ہشتم ز ارکان عروضی بس
برائے ہشت ارکان قطعہ ہذا یاد کن از بر

قافیہ، روی، ردیف

قافیہ کے لغوی معنی پیچھے آنے والے کے ہیں۔ اصطلاح میں "قافیہ اُس مجموعۂ حروف و حرکات معین کا نام ہے جو غزل و قصیدہ کے مطلع اور مثنوی کے ہر مصرع کے آخر میں اور قطعہ و باقی اشعار غزل و قصیدہ کے مصرعۂ ثانی کے آخر میں الفاظ مختلفہ کے اندر مکرر آتے ہیں"۔

مثال فارسی

سخاوت کند نیک بخت اختیار
کہ مرد از سخاوت شود بختیار

سعدیؔ

(اختیار و بختیار قافیہ)

مثال اُردو

نے بلبل چمن نہ گُلِ نو دمیدہ ہوں
میں موسم بہار میں شاخِ بریدہ ہوں

(دمیدہ، بریدہ قافیہ)

مثال عربی

اَعِیْدُوْا صَبَاحِیْ فَھُوَ عِنْدَ الْکَوَاعِبِ
وَرُدُّوْا رُقَادِیْ فَھُوَ لَحْظُ الْحَبَائِبِ

متنبی

(کواعبِ و حبائبِ قافیہ)

حدِّ قافیہ۔ بعضوں کے نزدیک بیت کا پورا آخر کلمہ قافیہ میں داخل ہے بعضوں نے صرف حرف روی کو قافیہ کہا ہے بعض روی کے قبل کے حرف کو بھی قافیہ میں شامل کرتے ہیں۔

ہم قافیہ۔ الفاظ کی یہ چند مثالیں ہیں۔ درد۔ کرد۔ کامل۔ عامل۔

شراب و کباب - منزل مشکل - در۔ پسر۔ جفا کار۔ وفادار وغیرہ -

حرف روی - رِوا سے نکلا ہے - لغت میں اُس رسّی کو کہتے ہیں جس سے اونٹ پر اسباب باندھتے ہیں - اصطلاح میں "اُس حرف آخر کو کہتے ہیں جو مصرع یا بیت کے آخر میں واقع ہوا ہو" یہ حرف مکرّر آتا ہے اور قافیہ کی بنیاد اسی پر ہوتی ہے اور شاعر کو اس حرف کا لانا ضروری ہے -

مثال فارسی

کسے را کہ خصلت تکبّر بود
سرش پر غرور از تصوّر بود
(سعدی)

اس میں 'ر' حرف روی ہے -

مثال اردو

مری جانب سے چھاتی تم نے کرلی پارہ پتّھر کی
بنائی ہے دلوں کے درمیاں دیوار پتّھر کی
(سرشار بریلوی)

اس میں "ر" حرف روی ہے -

مثال عربی

أَيَدْرِي مَا أَرَابَكَ مَنْ يُرِيبُ
وَهَلْ تَرْقَى إِلَى الْفَلَكِ الْخُطُوبُ
(متنبّی)

اس میں 'ب' حرف روی ہے -

نوٹ - حروف قوافی چھ ہیں - حرف تاسیس[۱] - حرف دخیل[۲] - حرف قید[۳] - حرف ردف[۴] - حرف وصل[۵] - حرف روی[۶] -

شعر - حرف تاسیس و دخیل و قید ردف و ہم روی - نیز حرف وصل می باشد حروف قافیہ

حرف روی ہر قافیہ میں ضرور آتا ہے کیونکہ قافیہ کی بنا اسی پر موقوف ہے بقیہ پانچ حرفوں میں کبھی ایک کبھی دو کبھی زیادہ 'روی' کے ساتھ آتے ہیں -

ردیف لغت میں اُس شخص کو کہتے ہیں جو کسی کے پیچھے سوار ہو۔ اصطلاح میں اُس لفظ کو کہتے ہیں جو کسی شعر یا مصرعوں کے آخر میں مکرر آوے" جیسا کہ گذشتہ شعروں میں 'بود' اور 'بچھڑ' کی ردیف ہے۔ شعرائے عرب کے یہاں ردیف کا دستور نہیں ہے۔ اس کو شعرائے عجم نے اختراع کیا ہے۔ جس شعر میں ردیف ہو اس کو 'مُردَّف' کہتے ہیں اور جس شعر میں ردیف نہ ہو اُس کو مُقفّیٰ کہتے ہیں۔

مثال فارسی

مژدہ اے دل کہ مسیحا نفسے می آید
کہ ز انفاس خوشش بوئے کسے می آید

(نفسے و کسے قافیہ۔ می آید ردیف)

مثال اُردو

ہیں یار رفیق پر مصیبت میں نہیں
ساتھی ہیں عزیز ایک ذلت میں نہیں

(مصیبت اور ذلت قافیہ 'میں نہیں' ردیف)

"حرف تاسیس اُس الف کو کہتے ہیں جو روی کے پہلے بواسطہ ایک حرف متحرک کے ہو۔ جیسے عامل و کامل میں الف ۲ حرف دخیل اُس حرف کو کہتے ہیں جو حرف تاسیس و حرف روی کے درمیان میں آوے۔ جیسے عامل و کامل میں میم ۳ حرف قید اُس حرف ساکن کو کہتے ہیں جو حرف روی کے ٹھیک پہلے آوے۔ جیسے تخت و بخت میں خ ۴ حرف ردف حرف روی کا پہلا حرف ساکن اگر مد ہو تو اس کو ردف کہتے ہیں جیسے زور و شور میں واؤ اور کار و بار میں الف چیز و نیز میں ی ۵ حرف وصل اُس حرف کو کہتے ہیں جو حرف روی کے بعد باہر سے ملایا جائے۔ جیسے بجستم و نجستم میں میم۔

شعر

گھر بار سے ز نے مُنھ کو موڑا کیا جی میں ٹھنی جو سب کو چھوڑا

موڑا اور چھوڑا میں الف وصل ہے۔

بیانِ بحور

ارکان کو مکرّر کرنے سے یا بعض کو بعض سے ترکیب دینے سے اُنّیس ۱۹ بحریں ہوتی ہیں۔ اِن اُنّیس بحروں میں سات بحریں مفرد ہیں بقیہ بارہ بحریں انھیں مفرد بحروں سے مرکب ہوتی ہیں اور اُن کے نام الگ الگ رکھدئے گئے ہیں اس وجہ سے اُن بحروں کے نام یاد کرنے میں بڑی دقت ہوتی ہے۔ میں نے آسانی کے لئے مرکّب بحروں کے مرکّب نام رکھدئے ہیں۔ اس طرح صرف سات مفرد اور ایک مرکّب بحر یعنی آٹھ بحروں کے نام یاد کرنے ہوں گے۔ اُن کی صورت یہ ہے۔

۱۔ بحرِ ہزج۔ مفاعیلن۔ مفاعیلن۔ مفاعیلن۔ مفاعیلن

۲۔ بحرِ رجز۔ مستفعلن۔ مستفعلن۔ مستفعلن۔ مستفعلن

۳۔ بحرِ رمل۔ فاعلاتن۔ فاعلاتن۔ فاعلاتن۔ فاعلاتن

۴۔ بحرِ متقارب۔ فعولن۔ فعولن۔ فعولن۔ فعولن

۵۔ بحرِ کامل۔ متفاعلن۔ متفاعلن۔ متفاعلن۔ متفاعلن

۶۔ بحرِ وافر۔ مفاعلتن۔ مفاعلتن۔ مفاعلتن۔ مفاعلتن

۷۔ بحرِ متدارک۔ فاعلن۔ فاعلن۔ فاعلن۔ فاعلن

۸۔ رجزِ مرکب۔ مفعولات اور مستفعلن کی ترکیب سے جو بحریں بنی ہیں۔ اُن کا نیا نام رجزِ مرکب رکھا گیا۔ اُن کی تین صورتیں ہیں۔

(الف) مستفعلن۔ مفعولات۔ مستفعلن۔ مفعولات

(ب) مفعولات۔ مستفعلن۔ مفعولات۔ مستفعلن

(ج) مستفعلن ۳؎ مستفعلن۔ مفعولات۔

۹۔ ہزج رمل یا رمل ہزج۔ (جن کی ترکیب مفاعیلن اور فاعلاتن یا فاعلاتن اور مفاعیلن سے ہو)

ہزج رمل (الف) مفاعیلن ۷؎۔ فاعلاتن۔ مفاعیلن۔ فاعلاتن۔

ہزج رمل (ب) مفاعیلن ۸؎۔ مفاعیلن۔ فاعلاتن (مسدس)

رمل ہزج (ج) فاعلاتن۔ مفاعیلن۔ مفاعیلن (مسدس)

۱۰۔ رمل رجز یا رجز رمل۔ (جن کی ترکیب فاعلاتن اور مستفعلن سے یا مستفعلن اور فاعلاتن سے ہو)

رمل۔ رجز (الف) فاعلاتن ۷؎۔ فاعلاتن۔ مستفعلن (مسدس)

رمل۔ رجز (ب) فاعلاتن ۸؎ مستفعلن۔ فاعلاتن (مسدس)

رجز رمل (ج) مستفعلن ۹؎۔ فاعلاتن۔ مستفعلن۔ فاعلاتن

۱۱۔ رجز متدارک۔ مستفعلن ۱۰؎۔ فاعلن۔ مستفعلن۔ فاعلن (جس کی ترکیب مستفعلن اور فاعلن سے ہو۔)

۱۲۔ متقارب ہزج۔ فعولن ۱۱؎۔ مفاعیلن۔ فعولن۔ مفاعیلن (جس کی ترکیب فعولن اور مفاعیلن سے ہو)

۱۳۔ رمل متدارک۔ فاعلاتن ۱۲؎۔ فاعلن۔ فاعلاتن۔ فاعلن (جس کی ترکیب فاعلاتن اور فاعلن سے ہو)

سابق اسماء ۱؎ بحر منسرح ۲؎ بحر مقتضب ۳؎ بحر سریع ۴؎ بحر مضارع۔ ۵؎ بحر قریب ۶؎ بحر مشاکل ۷؎ بحر جدید ۸؎ بحر خفیف ۹؎ بحر مجتث ۱۰؎ بحر بسیط ۱۱؎ بحر طویل ۱۲؎ بحر مدید۔

نوٹ: ان بحروں میں سے چار بحروں میں یعنی متقارب - رجز رمل اور ہزج میں فارسی اشعار بہت کہے جاتے ہیں اور پانچ بحروں یعنی - وافر - کامل - متقارب - ہزج رمل متدارک . اور رجز - متدارک میں فارسی اشعار بہت کم کہے جاتے ہیں - تین بحروں میں یعنی رمل ہزج ہزج - رمل - رمل - رجز میں صرف فارسی اشعار کہے جاتے ہیں۔ عربی کے اشعار نہیں کہے جاتے ہیں ......

متقارب - ہزج - رمل متدارک - رجز مربع رمل - رجز - ہزج - رمل - رمل - ہزج اور وافر کی بحریں اردو میں اب تک رائج نہ ہو سکیں -

۱ مفرد سالم بحریں

(الف) کثیر الاستعمال بحریں

(۱) بحر ہزج مثمن سالم

مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن

شعر

مدہ بحر ہزج از دست بر دل می زند ناخن

مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن

مثال فارسی (۱) بہار آمد کہ از گلبن ہمی بانگ ہزار آید — قاآنی
بہر ساعت خروش مرغ زار از مرغزار آید
(۲) خدایا در پذیر این نعرۂ مستانۂ ما را — صائب
مکن نومید از حسن قبول افسانۂ ما را

مثال اردو (۱) حباب آسا میں دم بھرتا ہوں تیری آشنائی کا — آتش
نہایت غم ہے اس قطرہ کو دریا کی جدائی کا
(۲) ہزاروں خواہشیں ایسی کہ ہر خواہش پہ دم نکلے — غالب
بہت نکلے مرے ارمان لیکن پھر بھی کم نکلے

عربی أَتَيْنَاكُمْ أَتَيْنَاكُمْ فَحَيُّونَا بِلُقْيَاكُمْ — شمس تبریز
وَاسْقُونَا بِسُقْيَاكُمْ خُذُوا بِالْجُودِ يَا إِخْوَانْ

(مفاعیلان)

بحر ہزج مسدس سالم

فارسی قناعت گنج آباد است گر دانی
از و تا می توانی رو نہ گردانی

اردو وہ الٹی لگ گئے ہم سے قسم لینے
جو سچ پوچھو قسم لیتے تو ہم لیتے

عربی لَقَدْ شَاقَتْكَ فِي الْأَحْدَاجِ أَظْعَانٌ ؛ كَمَا شَاقَتْكَ يَوْمَ الْبَيْنِ غِرْبَانٌ
جدارمی

۱؎ احداج جمع حودج۔ اظعان جمع ظعینہ ہودہ نشین عورتیں۔ غربان جمع غراب۔ کوّے۔

بحر ہزج مربع سالم [سہ]

فارسی (۱) بقد سروی، گل اندامی — خوشا وقتے کہ بخرامی — شمس

(۲) چہ عصیاں دیدہ از من — چرا رنجیدہ از من

اُردو (۱) ہلالِ عید جاں افزا — دکھائی دے گیا ہر جا — فرمان علی

(۲) بہار آئی ہے اے ساقی — پلا دے مجھ کو مے ساقی

عربی (۱) هَزَجْنَا فِي أَغَانِيكُمْ — وَشَاقَتْنَا مَعَانِيكُمْ (شوقتنا)

(۲) هَزَجْنَا فِي بَوَادِيكُمْ (آلنشنا) — فَأَجْزَلْتُمْ عَطَايَانَا

(۲) بحر رجز مثمن سالم

مستفعلن مستفعلن مستفعلن مستفعلن

شعر

برخیز اے صاحب سخن بحر رجز را یاد کن
مستفعلن مستفعلن مستفعلن مستفعلن

فارسی (۱) خسرو غریب ست و گدا افتادہ در شہر شما — خسرو
باشد کہ از بہر خدا سوئے غریباں بنگری

(۲) ساقی بدہ رطل گراں زاں مے کہ دہقاں پرورد — قاآنی
اندوہ برد غم بشکند شادی و ہم جاں پرورد

سہ یہ بحر فارسی اور اُردو میں کم مستعمل ہے۔

اردو (۱) مستی میں لغزش ہو گئی معذور رکھا چاہیے
اے اہلِ مسجد اس طرف آیا ہوں میں بہکا ہوا — میر تقی

(۲) دن رات فکرِ جور میں یوں رنج اٹھانا کب تلک
میں بھی ذرا آرام لوں تم بھی ذرا آرام لو — مومن خاں

عربی (۱) إِنْ بَلَغْتَ يَا رِيحَ الصَّبَا يَوْمًا إِلَى أَرْضِ الْحَرَمْ
بَلِّغِي سَلَامِي رَوْضَةً فِيهَا النَّبِيُّ الْمُحْتَرَمْ

(۲) إِنْ تَلْقَهُ لَا تَلْقَ إِلَّا قَسْطَلًا
أَوْ جَحْفَلًا أَوْ طَاعِنًا أَوْ ضَارِبًا

(۳) أَوْ هَارِبًا أَوْ طَالِبًا أَوْ رَاغِبًا
أَوْ رَاهِبًا أَوْ هَالِكًا أَوْ نَادِبًا — متنبی

(۳) بحر کامل مثمن سالم

متفاعلن متفاعلن متفاعلن متفاعلن
دلِ من شود ز محن بری تو بہ بحرِ کامل گو سخن
متفاعلن متفاعلن متفاعلن متفاعلن

مثال فارسی (۱) چہ خجستہ صبح دمے کزاں گل نورسم خبرے رسد
ز شمیم جعد معنبرش بمشام جاں اثرے رسد — جامی

(۲) ستمست اگر ہوست کشد کہ بسیر سرو و سمن درآ
تو ز غنچہ کم ندمیدۂ درِ دل کشا بہ چمن درآ — بیدل

اُردو (۱) نہیں ہوش والوں پہ کچھ حسد مجھے رشک ہے تو انھوں پہ ہے
جنھیں تیرے جلوے کے سامنے مری طرح بے خبری رہی — راسخ

(۲) کبھی اے حقیقتِ منتظر نظر آ لباس مجاز میں
کہ ہزاروں سجدے تڑپ رہے ہیں مری جبینِ نیاز میں — ڈاکٹر اقبال

عربی (۱) وَشَغَلْتَ قَلْبَكَ عَنْ مَعَادِكَ بِالْمُنٰى — ابوالعتاہیہ
وَخَدَعْتَ نَفْسَكَ بِالْهَوٰى وَفِتَنِهَا — مسدس
بَلَغَ الْعُلٰى بِكَمَالِهٖ كَشَفَ الدُّجٰى بِجَمَالِهٖ
حَسُنَتْ جَمِيْعُ خِصَالِهٖ صَلُّوْا عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ

(۴) بحر متقارب مثمن سالم

فعولن فعولن - فعولن - فعولن
سخن در تقارب بیارا چو گلبن
فعولن - فعولن - فعولن - فعولن

مثال فارسی (۱) دلا جام و ساقی گُل رُخ طلب کن — حافظ
کہ چوں گل زمانہ بقائے ندارد

(۲) ز شاہد پرستی نشانے ندارد
مگر زاہد شہر جانے ندارد — حافظ

اُردو (۱) جو اس شور سے میرؔ روتا رہے گا — میرؔ
تو ہمسایہ کاہے کو سوتا رہے گا

(۲) بدل کر فقیروں کا ہم بھیس غالبؔ — غالبؔ
تماشائے اہلِ کرم دیکھتے ہیں

(۳) اگر رشکِ گلشن نہ ہو مجھ سے باہم تو گلشن میں ہووے یہ مستی کا عالم
چٹکنا ہو غنچوں کا آوازِ شبنم۔ چمن مجھ کو اِک وادیٔ لق و دق ہو — ذوقؔ

(سولہ ارکان)

عربی (۱) ذَلِیْلُ الْوَرٰی یَا اِلٰہِیْ دَعَا کَا
رَجَائِیْ عَظِیْمٌ فَھَبْ لِیْ رِضَا کَا

(۲) اَحُلْمًا نَرٰی اَمْ زَمَانًا جَدِیْدًا[1] — متنبیؔ
اَمِ الْخَلْقُ فِیْ شَخْصٍ حَیٍّ اُعِیْدَا

(ب) قلیل الاستعمال بحریں

(۱) بحر متدارک مثمن سالم

فاعلن ۔ فاعلن ۔ فاعلن ۔ فاعلن
خوب گوائے پسر درتدارک سخن
فاعلن ۔ فاعلن ۔ فاعلن ۔ فاعلن

---

[1] ترجمہ۔ کیا ہم خواب دیکھتے ہیں یا نیا زمانہ ہے یا تمام مخلوق (جو پہلے مرگئی تھی) ایک شخص زندہ میں (یعنی ممدوح میں) لوٹائی گئی ہے۔

فارسی (۱) حُسنِ لطفت ترا بندہ شد مہر و مہ
خطّ و خالِ ترا مشک چین خاک رہ — سیفی

(۲) اے سمن بستہ از تیرہ شب بر قمر
طوطی خطت افگندہ پر بر شکر

اُردو (۳) کیا کروں میں گلا یار نے کیا کیا
دل مرا چھین کر مفت میں لے لیا

عربی (۱) جَاءَ نَاعَامِرٌ سَالِمًا صَالِحًا
بَعْدَ مَا كَانَ مَا كَانَ مِنْ عَامِرٍ

(۲) قِفْ عَلَى دَارِهِمْ وَابْكِيَنْ
بَيْنَ أَطْلَالِهَا وَالدِّمَنْ — معلّقہ

(۴) بحرِ وافر مثمن سالم

مفاعلتن مفاعلتن مفاعلتن مفاعلتن

شعر
اگر دل تو شود بہ سخن بہ وافر ازاں بگوئے سخن
مفاعلتن مفاعلتن مفاعلتن مفاعلتن

مثال فارسی (۱) چہ شد صنما کہ سوئے کسے بہ چشم رضا نمی نگری
ز رسم جفا نمی گذری طریق وفا نمی سپری

(۲) بیا بہ نشیں دمے بہ برم من از غم تو نصد المم
چو روئے خوشت نمی نگرم چہ حاصل از اینکہ دیدہ دہم

اردو — نہ ہو تجھیں کوئی فکر اگر نہ ہو تمھیں کوئی غم تو بجا — شمس منیری
گر یہ بتاؤ غم ہے وہ کیا کہ جس نے تمھیں کیا ہے دوتا

عربی (۱) — إِذَا غَضِبَتْ بَنُو قَطَنٍ عَلَى مَلِكٍ — متنبی
عَرَتْ لَهُمُ الْوُجُوهُ إِذَا هُمْ غَضِبُوا (مسدس)

(۲) — زَلَّتْ هِيَ الدُّنْيَا إِذَا كَمُلَتْ
وَتَمَّ سُرُورُهَا خَذَلَتْ (مربع)

(۳) بحر رمل مثمن سالم

فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن

شعر — باز در بحر رمل تو کوشش نا در سخن کن
فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن

فارسی (۱) — اے نگاریں روے دلبر زاں مائی — سیفی
رخ مکن پنہاں چوں اندر جاں مائی
مسدس

(۲) — داشتم خوش روزگارے با سر زلف نگارے — سعدی
خوش بود با زلف یارے داشتن خوش روزگارے

اردو (۱) — قتل عالم کر چکا غمزہ تو بولے — (مسدس)
کیا کیا اے خانماں برباد تو نے

(۲) — ہم ظفر ہیں اس پہ مفتوں خوار و رسوا زار و محزوں
وہ یہ مانے یا نہ مانے وہ یہ جانے یا نہ جانے

عربی (۱) رُبَّ لَیْلٍ اَخْجَدَ الْاَنْوَارَ اِلیٰ
حتی
نُوْرُ ثَغْرٍ اَوْ مُدَامٍ اَوْ نِدَامٍ (مسدس)
ثغر المحبوب جمع ندیم
(۲) اِنَّ لَیْلِیْ طَالَ وَاللَّیْلُ قَصِیْرٌ
طَالَ حَتّٰی کَادَ صُبْحِیْ لَایُنِیْرُ مسدس

۲۔ مرکب سالم بحریں

یہ سب بحریں نادر الاستعمال ہیں

(۱) رجز مرکب

(الف) مستفعلن مفعولاتُ مستفعلن مفعولاتُ

(ب)[۱] مفعولاتُ مستفعلن مفعولاتُ مستفعلن

(ج) مستفعلن مستفعلن مفعولاتُ۔

(۲) ہزج رمل یا رمل ہزج

(الف) مفاعیلن۔ فاعلاتن مفاعیلن۔ فاعلاتن

(ب) مفاعیلن۔ مفاعیلن۔ فاعلاتن

(ج) فاعلاتن۔ مفاعیلن۔ مفاعیلن

ع۱ اس کا پہلا نام بحر منسرح تھا ع۲ بحر مقتضب ع۳ بحر سریع ع۴ بحر مضارع
ع۵ بحر قریب ع۶ بحر مشاکل۔

(۳) رمل رجز یا رجز رمل

(الف) فاعلاتن[۸] - فاعلاتن - مستفعلن

(ب) فاعلاتن[۹] مستفعلن - فاعلاتن

(ج) مستفعلن - فاعلاتن مستفعلن - فاعلاتن

مثال فارسی - چند گوئیم با من بد مکن بدنگارا
تا ز عشقت پیدا گردد نہانم

(۴) رجز متدارک

مستفعلن[۱۰] - فاعلن مستفعلن - فاعلن

عربی (۱) یا رب ذی سودد قلنا له مرة
ان المساعی لمن یبنی بناء العلی

(۵) متقارب ہزج

فعولن[۱۱] - مفاعیلن - فعولن - مفاعیلن

عربی (۱) لك الحمد یا ذا العرش یا خیر معبود
و یا خیر مسئول و یا خیر محمود

---

[۸] بحر جدید [۹] بحر خفیف - [۹] بحر مجتث - [۱۰] بحر بسیط -
[۱۱] بحر طویل -

(۶) رمل۔ متدارک

فاعلاتن۔ فاعلن۔ فاعلاتن۔ فاعلن

عربی (۱) اِنَّہٗ لو ذاقَ لِلحُبِّ طعماً ما ھجر
کُلُّ غیرٍ فِی الھویٰ اَنتَ مِنہُ فِی غرارُ

زحافات

ا۔ مفرد زحافات

کئی کئی زحافات مختلف ارکان پر ایک ہی عمل کرتے ہیں۔ لیکن نام سب کے جُدا جُدا ہیں۔ میں نے اس قسم کے واحد العمل زحافات کو یکجا کر کے صرف ایک نام سے موسوم کیا ہے۔ اس طرح سے بجائے ستائیس مفرد زحافوں کے صرف پندرہ مفرد زحافات رہ گئے۔

ا۔ اسکان[1]۔ کسی حرف کو ساکن کرنا۔ جیسے مفعولاتُ سے مفعولاتْ مُتَفَاعِلُن سے مُتْفَاعِلُن = مستفعلن۔ مفاعلَتن سے مفاعلْتن = مُفاعیلن (مُسکّن[2])

۲۔ خرم[3]۔ کسی رکن کے پہلے حرف کو گرا دینا۔ جیسے مفاعیلن

---

[1] وقف۔ اضمار اور عضب کی جگہ صرف ایک نیا نام اسکان رکھدیا گیا۔
[2] جس رکن یا بحر میں یہ زحافات ہو گا اس کو مسکّن کہیں گے۔
[3] خرم۔ ثلم اور عضب کی جگہ صرف ایک نام خرم رکھدیا گیا۔

سے مفاعیلن = مُفعُولُن۔ فعولن سے عُولُن = فِعلُن مفاعلتن سے فاعلتن مفتعلن (اخرم)

۳۔ خبن[1]۔ کسی رکن کے دوسرے حرف کو گرا دینا۔ جیسے فاعلن سے فَعِلُن۔ فاعلاتن سے فَعِلاتُن۔ مُستفعلُن سے مُتَفعِلُن مفاعلن مفعولاتُ[2] سے معولاتُ = فعولاتُ۔ متفاعلن سے مفاعلن (مخبون)

۴۔ طی[3]۔ کسی رکن کے چوتھے حرف کو گرا دینا جیسے مستفعلن سے مُستَعِلُن = مُفتَعِلُن۔ مفعولاتُ سے مَفعِلاتُ = فاعلاتُ۔ مفاعلتن سے مفالتن = مفاعلن (مطوی)

۵۔ قبض۔ کسی رکن کے پانچویں حرف کو گرا دینا۔ جیسے مفاعیلُن سے مفاعلن۔ فعولن سے فعولُ (مقبوض)

۶۔ کف[4]۔ کسی رکن کے ساتویں حرف کو گرا دینا۔ جیسے مفاعیلن سے مَفاعِیلُ۔ فاعلاتن سے فاعلاتُ۔ مُستَفعِلُن سے مُستفعِلُ مفعولاتُ سے مفعولا = مفعولن (مکفوف)

۷۔ حذف[5]۔ کسی رکن کے اوّل یا آخر سببِ خفیف کو گرا دینا جیسے مفعولاتُ۔ عولاتُ = مفعولُ۔ فعولن سے فعو = فعَل مفاعیلن سے مفاعی۔ فعولن (محذوف)

---

[1] خبن اور وقص کو ملا کر ایک نام خبن رکھ دیا گیا [2] طی اور عقل کا مجموعہ طی ہے [3] کف وکسعت کا مجموعہ ہے [4] رفع وحذف کو ملا کر صرف ایک نام حذف رکھ دیا گیا۔

۸۔ صلم[8] کسی رکن کے آخری وتد کو گرا دینا۔ جیسے مفعولات سے مفعو = فِعْلُن۔ فاعلن کے سے فا = فَع۔ مستفعلن سے مُستَفْ = فِعْلُن
متفاعلن سے متفا = فَعِلُن (اصلم)

۹۔ جَبّ۔ مفاعیلن کے دونوں سبب خفیف کو گرا دینا جیسے
مفاعیلن سے مفا = فَعَلْ (مجبوب)

۱۰۔ جدع۔ مفعولات کے دونوں سبب خفیف کو گرا دینا اور
ت کو ساکن کر دینا۔ مفعولاتْ = لاتْ = فاعْ (مجدوع)

۱۱۔ قطع[9] رکن کے آخری حرف کو گرا دینا اور اس کے قبل کے
حرف کو ساکن کر دینا جیسے مفاعیلن سے مفاعیلْ۔ فاعلاتن سے
فاعلاتْ یا فاعلان۔ فعولن سے فعول۔ فاعلن سے فاعلْ = فِعْلُن۔
مستفعلن سے مُستَفْعِلْ = مفعولن۔ متفاعلن سے متفاعلْ =
فَعِلاتن (مقطوع)

۱۲۔ تسبیغ[10] کسی رکن کے نون (ن) کے قبل الف بڑھا دینا
جیسے مستفعلن۔ فاعلن۔ متفاعلن۔ مفاعیلن۔ فعولن اور فاعلاتن سے
مستفعلان۔ فاعلان۔ متفاعلان۔ مفاعیلان۔ فعولان اور فاعلاتان
فاعلیان (مسبغ)

۱۳۔ ترفیل۔ رکن کے آخر میں ایک سبب خفیف بڑھا دینا

---

[8] صلم و حذذ کو ملا کر صرف صلم نام رکھ دیا گیا [9] قصر و قطع کا مجموعہ قطع ہے۔
[10] اذالہ اور تسبیغ کو ملا کر تسبیغ نام رکھا گیا۔

جیسے متفاعلن سے متفاعلن + تن = متفاعلاتن[11] مستفعلن سے مستفعلن + تن = مستفعلاتن۔ فاعلن سے فاعلن + تن = فاعلاتن (مرفل)

۱۴۔ تشعیث۔ فاعلاتن کو مفعولن بنانا۔ (مشعث)

۱۵۔ نحر[12] مفعولاتُ اور فاعلاتن یا فَعِلاتن سے فَعْ بنانا (منحور)

مُرکّب زحافات

مُرکّب زحافات سولہ ہیں اور ہر ایک کا نام علیحدہ ہے۔ میں نے ان مرکبات کے خاص ناموں کے بجائے اُن کو اُن مفرد زحافوں سے موسوم کیا ہے۔ جن سے اُن کی ترکیب ہوتی ہے۔ مثال کے طور پر خرب کو پیش کرتا ہوں۔ جو کف اور خرم سے مرکب ہے۔ اب جس بحر میں یہ زحاف ہے اُس کو اخرب نہیں کہا ہے بلکہ اُس کو مکفوف اخرم سے موسوم کیا ہے۔ اس طرح سے سولہ ناموں کی اور تخفیف ہوگئی۔ غرض زحافات کی مجموعی تعداد جو تینتالیس تھی اب صرف پندرہ رہ گئی۔ اب مُرکّب زحافات کے ناموں کے لکھنے کی مطلقاً ضرورت نہیں رہی۔

---

[11] متفاعلن کے نون کو الف سے بدل کر تن بڑھا دیا۔ اسی طرح سے مستفعلن اور فاعلن میں بھی نون کو الف سے بدل دیا ہے [12] نحر اور سلخ اور جبٖ کو ملا کر ایک نام نحر رکھ دیا گیا۔

زحافات کی وجہ سے ارکان کی مختلف صورتیں

۱۔ مفاعیلن ۔	مفاعیلُ۱ ۔	مفاعیلْ۲ ۔	فعولن۳ ۔	فعولْ۴
	مکفوف	مقطوع	محذوف	محذوف مقطوع

مفاعلن۵ ۔	فاعلن۶ ۔	مفعولن۷ ۔	فعولُ۸
مقبوض	مقبوض۔اخرم	اخرم	مکفوف۔اخرم

فَعَل۹ ۔	فاع۱۰ ۔	فع۱۱ ۔	مفاعیلان۱۲ ۔	مفاعلان۱۳
مجبوب	اخرم محذوف مقطوع	اخرم مجبوب	مسبغ	مقبوض مسبغ

۲۔ مستفعلن ۔	مفاعلن۱ ۔	مفاعلُ۲ ۔	مستفعلُ۳ ۔	فاعلن۴
	مخبون	مخبون مکفوف	مکفوف	محذوف

فعِلن۵ ۔	مفتعلن۶ ۔	مفعولن۷ ۔	فعولن۸ ۔	فعِلتن۹
اصلم	مطوی	مقطوع	مخبون مقطوع	مخبون مطوی

مستفعلان۱۰ ۔	مستفعلاتن۱۱ ۔	مفتعلاتن۱۲ ۔	مفاعلان۱۳
مسبغ	مرفل	مطوی۔مرفل	مخبون مسبغ

۳۔ فاعلاتن ۔	فعِلاتن۱ ۔	فعِلاتُ۲ ۔	فعِلاتْ۳ ۔	فاعلاتُ۴
	مخبون	مخبون مکفوف	مخبون مقطوع	مکفوف

فَاعِلَاتْ یا فَاعِلَان - فَاعِلُن - فَعِلُن - فَعْلُن - مفعولن

مقطوع محذوف مخبون مقطوع مشعث

محذوف محذوف

مفعولان یا فاعلاتان = فاعلیان - فع - فعلان

مشعث مسبغ مسبغ منحور مخبون مقطوع

۴- فعولن فعول - فعول - فعل - فعلن - فعل یا فاع

مقبوض مقطوع محذوف اخرم مقبوض - اخرم

فع - فعلان - فعولان

محذوف اخرم اخرم مسبغ مسبغ

۵- فاعلن فَعِلُن - فعلن - فَعَل - فع - فاعلان - فعلان

مخبون مقطوع مخبون مقطوع اصلم مسبغ مخبون مسبغ

فعلان - فاعلاتن

مقطوع مسبغ مرفل

۶- مستفعلن فاعلاتن مفاعلن - فعلن مفعولن مستفعلن

مشتوع مخبون اصلم مسکن مقطوع مسکن مطوی

مفتعلن - متفاعلان متفاعلاتن مستفعلن

مسبغ مرفل مسکن

مستفعلاتن

مسکن مسبغ

۷۔ مفاعلتن ۔ مفاعیلان ۔ مفاعیل ۔ مفاعلن ۔ فعولن
مسکن ۔ مسکن مکفوف ۔ مطوی ۔ مسکن محذوف

مفعول ۔ فاعلن ۔ مفتعلن ۔ مفعولن
اخرم مسکن مکفوف ۔ اخرم مطوی ۔ اخرم ۔ اخرم مسکن

۸۔ مفعولاتُن ۔ مفعولن ۔ مفعول ۔ مفعولات یا مفعولان
مکفوف ۔ محذوف ۔ مسکن

فعولن ۔ فاعلن ۔ فاع ۔ فع ۔ مفاعیل
مجبون مکفوف ۔ مطوی مکفوف ۔ مجدوع ۔ منحور ۔ مخبون

مفاعیل ۔ فعِلاتُ ۔ فاعلاتُ ۔ فاعلات
مخبون مسکن ۔ مطوی مخبون ۔ مطوی ۔ مطوی مسکن

۳۔ مفرد مزاحف بحریں

نمبر ۱۔ بحر ہزج مزاحف

(الف) کثیر الاستعمال بحریں

(۱) بحر ہزج مسدس محذوف

مفاعیلن ۔ مفاعیلن ۔ فعولن

مثال فارسی (۱) الٰہی غنچۂ امید بکشا
گلے از روضۂ جاوید بنما — جامی

(۲) شب از مطرب کہ دل خوش باد وی را | حافظ
شنیدم نالۂ جاں سوزنی را

اُردو (۱) ہوس کو ہے نشاطِ کار کیا کیا | غالب
نہ ہو جینا تو مرنے کا مزہ کیا

بہت کی جستجو اس کی نہ پایا | میر
ہمیں در پیش ہے اب جی کا کھونا

عربی (۱) وَكَمْ لِظَلَامِ اللَّيْلِ عِنْدَكَ مِنْ يَدٍ | متنبی
تُخَبِّرُ أَنَّ الْمَانَوِيَّةَ تَكْذِبُ

(۲) بحر ہزج مثمن اخرم مکفوف محذوف

مفعول ۔ مفاعیل ۔ مفاعیل ۔ فعولن

فارسی (۱) در بند تو زنجیر گرفتار شکستہ | نظیری
زنداں شدہ صد رخنہ و دیوار شکستہ

(۲) اے شیخ مرا راہ خرابات نمودی | حافظ
می خواست دلم بادہ کرامات نمودی

اُردو (۱) گو ہاتھ کو جنبش نہیں آنکھوں میں تو دم ہے | غالب
رہنے دو ابھی ساغر و مینا مرے آگے

(۲) غربت ہے دل آویز بہت شہر کی اس کے | میر
آیا نہ کبھو ہم کو خیال اپنے وطن کا

(۳) ہزج مثمن اخرم مکفوف

مفعولُ مفاعیلُ مفاعیلُ مفاعیل

فارسی (۱) ما مرد شرابیم و کبابیم و ربابیم — شمس تبریز
ما مسجد و سجادہ و تسبیح چہ دانیم

(۲) شورے شدہ از خواب عدم دیدہ کشودیم
دیدیم کہ باقی ست شب فتنہ غنودیم

اُردو (۱) اس رشک مسیحا کا جو کرتا ہے کوئی ذکر — آتش
ہوتا ہے مرا صورت بیمار عجب روپ

عربی (۲) اَلحَمدُ لِمَن قَدَّرَ خَیراً وَ خَیارَہ
والشُکرُ لِمَن صَوَّرَ حَسناً وَ جَمالَہ — بدری

(۴) بحر ہزج مسدس اخرم مکفوف مقبوض محذوف

مفعولُ مفاعلُن فعولُن

فارسی (۱) امروز نہ شاعرم حکیمم — دانندۂ حادث و قدیمم — جیجنی تحفۃ العراقین
اکنوں گلۂ ز حسب حالم — بشنو کہ چہ گونہ استاد فالم

اُردو (۱) شبنم کے سوا جگہ اسکے والا — گلزار نسیم
اوپر کا کہیں کوں آنے والا

(۲) بیضاوی صحیح کا بیاں ہے — تفسیر کتاب آسماں ہے — مولوی محمد حسین

عربی (۱) وَالْعِشْقُ بَیْنَکُمْ جِہَالًا   اَلْخُلْدُ لَکُمْ فَلَا تَزَالُوا

(۵) ہزج مسدس مقطوع

مفاعیلن ۔ مفاعیلن ۔ مفاعیل

فارسی (۱) جو کنعاں را طبیعت بے ہنر بود — سعدی
پیمبر زادگی قدرش نیفزود

(۲) یکے آہن بدم بے قدر و قیمت — شمس تبریزی
توام آئینہ کردی و ز دودی

اُردو (۱) شب فرقت میں بیتابی سے ہر دم
جلا کرتا ہوں مثل شمع کا فور

(۲) محبت کوڑیوں کے ہو اگر مول — آتش
بنی آدم نہ لے یہ دردِ سر مول

(ب) قلیل الاستعمال بحریں

(۱) ہزج مسدس ۔ اخرب مقبوض محذوف

مفعولُن ۔ فاعِلُن ۔ فعولُن

فارسی اے بلبل واے ہزار دستاں
برگو صفت بہار برگو

یہ ایک مصرع میں فعولن اور دوسرے مصرع میں مفاعیل لانا ناجائز ہے ۔

اُردو (۱) کٹا دن تو تڑپ تڑپ کر آئی کی رات آئی سر پر — نعیم

(۲) بحر ہزج مسدس اخرم مقبوض مقطوع

مفعولن ۔ فاعلن ۔ مفاعیلن

فارسی (۱) جانان مارا مکن دل افگار
ہشدار از آہ تیرہ بیمار

اُردو (۱) مشکیں زلفوں سے مشکیں کسواؤ
کالے ناگوں سے مجھ کو ڈسواؤ

۳۔ بحر ہزج مثمن مکفوف ۔ اخرم

مُفعُولُ ۔ مفاعیلُن ۔ مفعولُ ۔ مفاعیلُن

فارسی (۱) از بزم جہاں خوشتر وز حور و جناں خوشتر
یک ہمدم فرزانہ وز بادہ دو پیمانہ — اقبال

(۲) اے خفتہ شب تیرہ ہنگام دعا آمد
وے نفس جفا پیشہ ہنگام وفا آمد — شمس تبریز

اُردو (۱) سر مارنا پتھر سے یا ٹکڑے جگر کرنا
اس عشق کی وادی میں ہر نوع بسر کرنا — میر

(۲) ٹک گور غریباں کی کر سیر کہ دنیا میں
اِن ظلم رسیدوں پر کیا کیا نہ ہوا ہوگا — میر

عربی | الرَّبُّ هُوَ السَّاقِیْ وَالعَیْشُ بِهِ الْبَاقِیْ | شمس تبریز

وَالسَّعْدُ هُوَ الرَّاقِیْ یَا خَالِفُ لَاتَحْذَرُ

(۴) ہزج مثمن مقبوض اخرم

فاعلن مفاعیلن ۔ فاعلن ۔ مفاعیلن

فارسی | وقت را غنیمت داں آں قدر کہ بتوانی | حافظ

حاصل از حیات اے جاں یکدم ست تا دانی

اُردو | عشق سے طبیعت نے زیست کا مزا پایا

درد کی دوا پائی درد لا دوا پایا | غالب

(۵) ہزج مثمن مقبوض

مفاعلن مفاعلن مفاعلن مفاعلن

فارسی | ز خاک و خشتہا دمیدہ سبز کشتہا | قاآنی

چہ کشتہا بہشتہا نہ دہ نہ صد ہزارہا

اُردو | خزاں کے دن گذر گئے بہار کی ہوا چلی | شمس منیری

نکھر گیا شجر شجر سنور گئی کلی کلی

(۶) بحر ہزج مثمن محذوف مقبوض

عربی — إِذَا كَانَ مَدْحٌ فَالنَّسِيبُ الْمُقَدَّمُ — متنبی
أَكُلُّ فَصِيحٍ قَالَ شِعْرًا مُتَيَّمُ
فعول — عاشق

(۷) بحر ہزج مثمن ـ مکفوف ـ محذوف

مفاعیلُ ـ مفاعیلُ ـ مفاعیل ـ مفاعیلْ

فارسی — مرا عشق دوتا کرد بہ ہنگام جوانی
چرا باز نہ پرسی تو ز حالم چو بدانی

نمبر ۲ ـ بحر رجز مزاحف

(الف) کثیر الاستعمال بحریں

(۱) بحر رجز مثمن مطوی ـ مخبون

مُفتَعِلُن ـ مفاعِلُن مُفتَعِلُن ـ مَفاعِلُن

فارسی (۱) مُطربِ خوش نوا بگو تازہ بتازہ نو بنو — حافظ
بادۂ دل کشا بجو تازہ بتازہ نو بنو
(۲) زہد شما و فسق ما چوں ہمہ حکم داور ست
داور ناں خدا ستے پس ایں ہمہ چیست داوری — قاآنی
اُردو (۱) تا نہ پڑے کہیں خلل آپ کے خواب ناز میں — مومن
ہم نہیں چاہتے کمی اپنی شب دراز میں

(۲) دل ہی تو ہے نہ سنگ و خشت درد سے بھر نہ آئے کیوں
روئیں گے ہم ہزار بار کوئی ہمیں ستائے کیوں
غالبؔ

(۲) بحر رجز مثمن مخبون مقطوع

مُستفعِلُن فعولُن مستفعلُن فعولُن

فارسی (۱) دل می رود ز دستم صاحبدلاں خدا را
دردا کہ رازِ پنہاں خواہد شد آشکارا
حافظؔ

(۲) اے بلبلِ سحر خواں مارا بپرس گہ گہ
آخر تو ہم غریبی ما ہم از دیارِ مائی
شمس تبریزؔ

اُردو (۱) فصلِ بہار اپنی گذری ہے یوں ہی ساری
یاں آشیاں بنایا واں آشیاں بنایا
مومنؔ

(۲) کیا حال ہے عدم کا کہلا تو بھیجیو تم
اے خوگرانِ غربت سوئے وطن گئے ہو
شمس تبریزؔ

عربی (۱) اَلعَبدُ لَیسَ یَرضیٰ فِی رِقِّہٖ شَرِیکًا
فَالرَّبُّ کَیفَ یَرضیٰ فِی مُلکِہٖ ثَنِیَاتِی

(۲) قَلبِی اِذَا یُنَادِی فِی ھَمِّ کُلِّ غَمٍّ
ھَوِّن عَلَیَّ فَضلًا یَا مَظھَرَ العَجَائِب
نفرؔ پھلواردی

(۳) بحرِ رجز مُسبغ

مستفعلن مستفعلن مستفعلن مستفعلان

فارسی (۱) یارب چه شد کان ترک من ترکِ محبّاں کردہ است
آسودگانِ وصل را رنجورِ ہجراں کردہ است

(۲) آخر بجاناں می رسی اندر طلب مردانہ باش
ترکِ تعلّق پیشہ کن وز خویش ہم بیگانہ باش

اُردو تیری ثنا کب ہو سکے اے خسروِ والا نگاہ
اب یہ دعا ہے ذوق کی حق میں ترے شام و پگاہ
جب تک زمیں پر ہے فلک اور ہے فلک پر مہر و ماہ
فرخ ہمیشہ عید ہو تجھ کو شہا با عزّ و جاہ

(ب) نادر الاستعمال بحریں

رجز مطوی

مفتعلن مفتعلن مفتعلن مفتعلن

فارسی (۱) عاجز و بیچارہ شدم خستہ و آوارہ شدم — شمس تبریز
ہیچ دانم چہ بود چارۂ ایں کار مرا

(۲) قصد جفاہا نہ کنی در تو کنی با دلِ من — ایضاً
وا دلِ من۔ وا دلِ من۔ وا دلِ من۔ وا دلِ من

عربی — كُنْ دَنِفًا مُغْتَرِبًا۔ مُتَثَائِبًا مُضْطَرِبًا — شمس تبریز
مُتَقَلِّبًا مُتَجَرِّبًا مِثْلَ شِهَابٍ فِی السَّمَاءِ

نمبر۳۔ بحر کامل مزاحف

(ب) نادر الاستعمال بحریں

(۱) کامل مثمن مسکن

متفاعلن مستفعلن متفاعلن مستفعلن

فارسی — صنما خیال ترا چہ شد کہ بما ندارد اُلفتے
مجلم ز داغت کز وفا بسرم گذارد منّتے

اُردو — نہ ہوئی کبھی مجھ سے خطا نہ ہوا کرو مجھ پر خفا
نہ دیا کرو تم گالیاں نہ کیا کرو مجھ پر جفا

عربی — أَوَمَا تَرَى إِنَّ الْمَصَائِبَ جَمَّةٌ
متفاعلن ۔ مستفعلن ۔ متفاعلن کثیر
وَتَرَى الْمَنِيَّةَ لِلْعِبَادِ بِمَرْصَدٍ — ابوالعتاہیہ
موت جائے نگہداشت

(۲) کامل مسکن مسبغ

متفاعلن مستفعلن مستفعلان

فارسی — چو رواں شوی آسایدم روح و رواں
چو نہاں شوی از جان و دل خیزد فغاں

اُردو
ترے ہجر سے آئی ہے لب پہ جان زار
یہ بتا مجھے تو تھا کہاں اسے گلعذار

(۳) کامل مقطوع۔ مخبون

فعلاتن مفاعلن فعلاتن۔ مفاعلن

فارسی — شمس تبریز
منم آں شقۂ علم کہ گہم سرنگوں کنی
وگہے بر فراز کوہ برآری و بر زنی

عربی — ایضاً
فتح اللہُ عَیْنَنَا جمع اللہُ بَیْنَنَا
حسنات اتیتنا بکمالٍ وغبغب

نوٹ۔ ۱۔ بحر کامل کی ایک مزاحف بحر متفاعلن۔ مستفعلن فعِلن (مسکن اصلم) ہے۔ اس بحر میں صرف عربی کا شعر ملا ہے۔ وہ یہ ہے۔

وحلاوۃُ الدُنیا لجاھلِہا
ومرارۃُ الدُنیا لمن عقلا

۲۔ بحر وافر کی مزاحف بحروں میں فارسی اور اُردو کے اشعار نایاب ہیں۔ صرف دو مزاحف بحروں میں عربی اشعار ملے ہیں۔

(۱) بغیرک راعیا عیث الذئاب ٭ وغیرک صارمًا ثلم الضراب
مفاعلتن۔ مفاعلتن۔ فعولن۔ وافر مسدس مسکن محذوف۔

(۲) جراحات السنان لہا التیام ٭ ولا یلتام ما جرح اللسان
مفاعیلن۔ مفاعلتن۔ فعولن
وافر مسدس مسکن۔ محذوف

نمبر ۴۔ بحر متقارب مزاحف

(الف) کثیر الاستعمال بحریں

(۱) متقارب مثمن محذوف

فعولن ۔ فعولن ۔ فعولن ۔ فَعَلْ

فارسی (۱) کریما بہ بخشائے بر حال ما — کہ ہستم اسیرِ کمندِ ہوا

(۲) اگر در دہد یک صلائے کرم — عزازیل گوید نصیبے برم — سعدی

اُردو (۱) محبت سے آبِ رخ کارِ دل — محبت ہے گرمیِ بازارِ دل — میر

(۲) غضب ہو گیا رازِ دل کھل گیا — چھپاتے چھپاتے خبر ہو گئی — مومن

عربی وَأَبْنی مِنَ الشِّعْرِ بَیْتاً عَوِیصاً
(فعولن) (الشا)

یُنَسِّی الرُّواۃَ الَّذِی قَدْ رَوَوْا
(فعل)

۲۔ متقارب مثمن مقطوع

فعولن ۔ فعولن ۔ فعولن ۔ فعول

فارسی (۱) کرم بین و لطف خداوندگار
گنہ بندہ کردہ است و او شرمسار — سعدی

(۲) بگرداں شراب اے صنم بے درنگ
کہ بزم ست و چنگ نہ ترنگا ترنگ

اُردو (۱) محبت نے ظلمت سے کاڑھا ہے نور
نہ ہوتی محبت نہ ہوتا ظہور — میر

(۲) ہوئی اُس سے شیریں کی حالت تباہ
کیا اُس نے لیلیٰ کا خیمہ سیاہ — میر

عربی (۱) وَبَاوِیْ اِلٰی نِسْوَۃٍ بَائِسَاتٍ
وَشُعْثٍ مَرَاضِیْعَ مِثْلِ السَّعَالِیْ
(زن پراگندہ مو جمع مرضعہ)

(۲) وَلِلنَّاسِ حُبٌّ لِطُوْلِ الْبَقَاءِ
فِیْهَا وَلِلْمَوْتِ فِیْهِمْ دَبِیْبٌ

(۳) متقارب مثمن مقبوض اثرم[1]

فعول فَعْلُن فعول فعلن

فارسی (۱) ز دردِ ہجرت چہ چارہ سازم
چو شمع در داز تو می گدازم

(۲) بہارِ مضطر منال دیگر کہ آہ و زاری ثمر ندارد — بہار ایرانی

(۳) اگر بہ گلشن زناز گردد قدِ بلندِ تو جلوہ فرما — مرزا بیدل
زبیکہ سرو موج خجلت بروں تراود چو نے زمینا

---

[1] یہ بحر فارسی اُردو میں عموماً سولہ ارکان کی آتی ہیں۔ (سولہ ارکان)

اُردو (۱) تڑپ رہا ہوں میں نیم بسمل
خبر لے میری شتاب قاتل

(۲) ثبات بحر جہاں ہیں اپنا فقط مثالِ حباب دیکھا
نظیر نہ جوش دیکھا، نہ شور دیکھا، نہ موج دیکھی نہ آب دیکھا

(سولہ ارکان)

(۴) متقارب مقبوض اخرم محذوف مقطوع

(سولہ رکنی)

فِعَلُ فعولُن فِعَلُ فعولن، فِعلن فِعِلُن۔ فِعِلُن۔ فع

اُردو قتل کئے پر غصہ کیا ہے لاش مری اٹھوانے دو
میر جان سے بھی ہم جاتے رہے ہیں آؤ تم بھی جانے دو

۵ متقارب مقبوض۔ اخرم محذوف

(سولہ رکنی)

فِعْلَ فعولن فِعْلُ فعولن۔ فِعْلُ۔ فعولن فِعِلُ۔ فِعِلْ

اُردو عشق گیا سو دین گیا۔ ایمان گیا۔ اسلام گیا
دل نے ایسا کام کیا جس سے میں ناکام گیا
فِعْلُن فِعِلُن فِعِلُ فعولن فِعِلُن فِعِلُن فِعِلُ فِعِلُ

(ب) قلیل الاستعمال بحریں

(۱) متقارب مثمن۔ اخرم

فِعِلُن۔ فعولُن۔ فِعِلُن۔ فعولُن

فارسی (۱) پرکن سبوئے بے گفتگوئے   یا ہاؤ ہوئے گر بار مائی

(۲) من رند و عاشق وانگاہ توبہ   استغفر اللہ استغفر اللہ

شمس تبریز

اردو۔ پیر مغاں سے بے اعتقادی

استغفر اللہ۔ استغفر اللہ

میر

عربی ھٰذا حَبِیبِی۔ ھٰذا طَبِیبِی

ھٰذا عِمَادی۔ ھٰذا دَوائی

شمس تبریز

(۲) متقارب مثمن۔ اخرم مقبوض[۱]

فعلُ۔ فعولُن۔ فعلُ۔ فعولن

فارسی زلف معنبر بر ہمہ رویت تیرہ شب ست و وادیِ موسیٰ

جامۂ صبرم در کف عشقت دامنِ یوسف دست زلیخا

اُردو احمد مرسل کانِ رسالت جانِ ولایت مالکِ ملت

ساقیِ کوثر شافعِ محشر۔ مجھ کو دکھا دو اپنی زیارت

نمبر ۵ بحر متدارک مزاحف[۲]

(الف) کثیر الاستعمال بحریں

(۱) متدارک مثمن۔ مخبون

فِعِلُن فَعِلُن۔ فِعِلُن فَعِلُن

۱؎ یہ بحر فارسی اور اردو میں عموماً سولہ ارکان کی آتی ہے ۲؎ یہ بحر فارسی اُردو میں عموماً سولہ ارکان کی آتی ہے۔

فارسی (۱) چو رخت نبود گلِ باغِ ارم
چو قدت نبود قدِ سروِ چمن

(۲) صنما بنما رُخ و جان ببا کہ ترا بود این بہ ازانکہ مرا
سلمان

اُردو (۱) نہ خدا ہی ملا نہ وصالِ صنم نہ اِدھر کے رہے نہ اُدھر کے رہے
گئے دونوں جہاں سے خدا کی قسم نہ اِدھر کے رہے نہ اُدھر کے رہے
(سولہ ارکان)

(۲) ترے کشتۂ غم کا ہے حال بتر یہی کہیو جو جانا ہو تیرا اُدھر
تجھے قاصدِ موجِ نسیمِ سحر مرے ہجر کے شب کی بکا کی قسم
(سولہ ارکان) ہوس

عربی (۱) کُرَۃٌ طُرِحَتْ بِصَوالِجَۃٍ
فَتَلَقَّفَہَا رَجُلٌ رَجُلٌ
(۲) سَبَقَتْ دُرَرِی فَاِذَا نُثِرَتْ
سَبَقَتْ اَجَلِی قَدَنَا تَلَفِی
ہلالی

۳۔ متدارک مقطوع اصلم

فِعْلُن فَعِلُن ۔ فِعْلُن ۔ فع

اُردو قطرہ قطرہ آنسو جس کی طوفاں شدت ہے
پارہ پارہ دل ہے جس میں تودہ تودہ حسرت ہے
(سولہ رکن) ذوق

متدارک[5] مثمن مقطوع

(ب) قلیل الاستعمال بحریں

فِعْلن۔ فِعْلُن۔ فِعْلُن۔ فِعْلُن

فارسی (۱) تا کے مارا درِ غم داری ۔ تا کے آرمی برما خواری

(۲) چوں حے چوں بے تلخی تا کے ۔ ہمچوں حلوا بنشیں بنشیں ۔ شمس تبریز

اُردو (۱) ہر دم کرتا ہوں میں زاری ۔ دیکھی بس بس تیری یاری

گل آشفتہ اسکے رو کا ۔ سنبل اک زنجیر ہے مو کا ۔ میر

عربی (۱) أَهْوَى بَدْرًا أَجْفَنِي أَحْرَمْ

نَوْمِي حَتَّى جِسْمِي أَسْقَمْ

(۲) مَا لِي مَالٌ إِلَّا دِرْهَمْ

أَوْ بِرْزَوْنِي ذَاكَ الْأَدْهَمْ

(۲) متدارک مخبون مقطوع

فاعلن فِعِلُن۔ فاعِلُن۔ فِعْلُن

فارسی ۔ سنبل سیہ بر سمن مزن ۔ لشکر حبش بر ختن مزن

اُردو ۔ سبزہ کا ہے مزا ابھی ۔ کھیت ہیں سب ہرے بھرے

---

[5] بحر متقارب اخرم کا بھی یہی وزن ہے۔ اس لئے اسکو متدارک مقطوع یا متقارب اخرم کہیں گے۔ اس کا وزن دو بار مفعولن اور ایک بار فعلن ہی ہوسکتا ہے۔ اس لئے یہ ہزج مسدس مقطوع اصلم یا رمل مسدس مشعث مقطوع محذوف ہی ہوسکتا ہے۔

نمبر ۶۔ بحر رمل مزاحف
(الف) کثیر الاستعمال بحریں
(۱) رمل مثمن مقطوع

فاعلاتن۔ فاعلاتن۔ فاعلاتن۔ فاعلات

فارسی (۱) از زمیں دامن بیفشاں ہمسفر چوں ماہ باش — صائب
خانہ را زیر و زبر کن آسماں خرگاہ باش

(۲) اے کہ می پرسی زمن کاں ماہ را منزل کجاست — ہلالی
منزلِ او در دلِ ست اما ندانم دل کجاست

اُردو (۱) سب کہاں کچھ لالہ و گل میں نمایاں ہو گئیں — غالب
خاک میں کیا صورتیں ہوں گی کہ پنہاں ہو گئیں

(۲) دیکھ لے گلزار عالم میں ہے کم ظالم کو عیش
پھول کتنے ہیں سپر بس ایک پھل تلوار ہیں

عربی (۱) اَبْلِغِ النُّعْمَانَ عَنِّیْ مَالِکًا (فاعلن)
اِنَّہٗ قَدْ طَالَ حَبْسِیْ وَانْتِظَارْ (فاعلن رسالت) — مسدس

جَآءَ مَنْ یُّحْیِی الْمُوَاتَ وَالرَّمِیْمَ وَالرُّغَابْ (فاعلات)
اَیُّہَا الْاَمْوَاتُ قُوْمُوْا وَالْبِحِرْ وَالْوَمِ اِتَّاد

سلہ فاعلات اور فاعلن کا اجتماع جائز ہے۔

(۲) رمل مثمن محذوف

فاعلاتن۔ فاعلاتن۔ فاعلاتُن۔ فاعلُن

فارسی (۱) دوش از مسجد سوے میخانہ آمد پیر ما
چیست یارانِ طریقت بعد ازیں تدبیر ما

(۲) یارب از عرفاں مرا پیمانہ سرشار دہ
چشم بینا۔ جان آگاہ و دلِ بیدار دہ — حافظ

اُردو (۱) پھول تو دو دن بہارِ جانفزا دکھلا گئے
حسرت اُن غنچوں پہ ہے جو بن کھلے مرجھا گئے — نظیر

(۲) گیسو و خال و خط اپنا دین و ایماں لے گئے
مل کے دو اک کافروں نے کر دیا ہندو ہمیں — غالب

عربی جَادَنَاتُ الدَّهرِ تَمضِی بِالْاَجَلْ (فاعلات) — (مسدس)
صَارَ کُلُّ النَّاسِ مِنهَا فِی وَجَلْ

(۳) رمل مثمن مخبون محذوف مقطوع

فاعلاتُن۔ فِعلاتُن۔ فَعِلاتُن۔ فِعْلُنْ

فارسی (۱) بارہا گفتہ ام و بار دگر می گویم کہ من دل شدہ ایں رہ نہ بخود می پویم

(۲) تاج شاہی طلبی گوہر ذاتی بنما
در خود از گوہر جمشید و فریدوں باشی — حافظ

اُردو (۱) عشرتِ قطرہ ہے دریا میں فنا ہو جانا غالب
درد کا حد سے گزرنا ہے دوا ہو جانا

(۲) درد ہے جاں کے عوض ہر رگ و پے میں ساری مومن
چارہ گر ہم نہیں ہونے کے جو درماں ہوگا

عربی (۱) کَمْ خَلَقْنَا وَ نَقَضْنَا اِنَّکَ لَا عَهْدَ لَنَا
خُذْ عَلَیَّ اِنْ ثَمَنَ الْمُفْلِسِ لَا یَفِی

فعلن

(۴) رمل مثمن مخبون محذوف

فاعلاتن ۔ فعلاتن ۔ فعلاتن ۔ فعلُن

فارسی هر کس از جلوهٔ گُل فهم معانی نکند
شرح آن دفتر ننوشته ز بلبل بشنو

اُردو (۱) نکتہ چیں ہے غمِ دل اس کو سنائے نہ بنے غالب
کیا بنے بات جہاں بات بنائے نہ بنے

(۲) ہوسِ گل کا تصور میں بھی کھٹکا نہ رہا
عجب آرام دیا بے پروبالی نے مجھے غالب

(۵) رمل مثمن مخبون مکفوف

فَعِلاتُ ۔ فاعلاتن ۔ فَعِلاتُ ۔ فاعلاتن

فارسی چو غلام آفتابم همه ز آفتاب گویم شمس تبریز
نه شبم نه شب پرستم که حدیثِ خواب گویم

(۲) بروائے طبیبم از سرکہ خبرز سر ندارم
بخدا رہا کنم جاں کہ زجاں خبر ندارم — حافظ

اُردو (۱) کوئی میرے دل سے پوچھے ترے تیر نیم کش کو
یہ خلش کہاں سے ہوتی جو جگر کے پار ہوتا — غالب

(۲) یہ عجیب ماجرا ہے کہ بروز عید قرباں
وہی ذبح بھی کرے ہے وہی لے ثواب اُلٹا — انشا

عربی أسفا بقلبٍ یوماً هجرا لحبیبُ داری
وَتحرّقت ضلوعی وجوارحی بناری — شمس تبریز

۶۔ رمل مثمن مخبون مقطوع

فاعلاتن ۔ فعلاتن ۔ فعلاتن ۔ فعلان

فارسی بامدادان کہ تفاوت نہ کند لیل و نہار
خوش بود دامن صحرا و تماشائے بہار — سعدی

اُردو (۱) یہی دل ہے کہ ہوا تھا نہ کبھی بھی غمناک
(فعلاتن) وہی دل ہے کہ ہوا تیغ قضا سے صد چاک — نظیری

(۲) دل میں میرے بھی ہے اک تیر نظر کا ارماں
دیکھ لیں میری طرف آپ تو ہوگا احساں — شمس مینری

(۷) رمل مثمن مخبون مقطوع

فعلاتن ۔ فعلاتن فعلاتن ۔ فعلات

فارسی (۱) ہمہ کس طالبِ یارند چہ ہشیار و چہ مست
ہمہ جا خانۂ عشق ست چہ مسجد چہ کنشت — حافظ

(۲) دوش دیدم کہ ملائک درِ میخانہ زدند
گلِ آدم بسرشتند و بہ پیمانہ زدند — حافظ

اُردو (۱) تپشِ دل نہیں بے رابطۂ خوفِ عظیم
کششِ دل نہیں بے ضابطۂ جرِّ ثقیل — غالب

(۲) پی بھی جا ذوق نہ کر پیش و پسِ جامِ شراب
لب پہ توبہ ترے دل میں ہوسِ جامِ شراب — ذوق
فاعلاتن
فاعلاتن

(ب) قلیل الاستعمال بحریں

(۱) رمل مثمن مخبون

فاعلاتن ۔ فَعِلاتُن ۔ فَعِلاتُن ۔ فَعِلاتُن

فارسی (۱) دوستاں عیب کنندم کہ چرا دل بتو دادم
باید اوّل بتو گفتن کہ چنیں خوب چرائی — سعدی

(۲) رنگِ رخسار و در گوش و خط و خنده و قد و عارض و خالِ لبت اے سرو پریرو دشمن بمہ
شفق و کوکب و شام و سحر و طوبیٰ و گلزار و بہشت ست ہلال و طرفِ چشمۂ کوثر — شمس تبریز
(سولہ رکنی) ۔
فعلاتن

اُردو (۱) یہ سحر کیسی ہے پر نور کہ جمہور ہیں مسرور
ہر اک باغ میں معمور ہے سامان بہار
(۲) گل جھمکتا ہے چمن زور مہکتا ہے
ٹپکتا ہے ہر اک شاخِ تر و تازہ سے فیضانِ بہار
(سولہ رکنی)

عربی (۱) اِنَّمَا بَدْرٌ مَنَايَا وَعَطَايَا
وَرَزَايَا وَطِعَانٌ وَضِرَابُ
(مسدس)

(۲) غَطَفَرْنَا بِقُلُوبٍ وَعَلِمْنَا بِخُيُوبٍ
فَسَقَا اللّٰهُ وَسَقْيًا لِعُيُونٍ رَهْقُوتَا
فعلاتن (مسدس)

۷۔ بحرِ رجز مرکب مزاحف

(الف) کثیر الاستعمال بحریں

(۱) رجز مرکب مسدس مطوی مسکن

مُفْتَعِلُن۔ مفتعلن۔ فاعلات

فارسی (۱) وقت ضرورت چو نماند گریز
دست بگیرد سر شمشیر تیز — سعدی

سے بدر بن عمار متنبی کا ممدوح ہے۔

(۲) با تو مرا سوختن اندر عذاب
به که شدن با دگرے در بہشت

اُردو — اک موذن تھا نبی کا بلال
ہجر میں اُس مر کے گھٹا جوں ہلال

(۲) رجز مرکب مطوی مکفوف

مُفتَعِلُن ۔ مُفتَعِلُن ۔ فاعِلُن

فارسی (۱) روزیِ تو بخششِ کرم می رسد — ورنہ ستانی بہ ستم می رسد
(۲) قطرہ ز فیضِ تو گہر می شود — خاک بہ تاثیر تو زر می شود
اُردو — دیدۂ حیراں نے تماشا کیا — دیر تلک وہ مجھے دیکھا کیا — مومن
عربی — قَالَ كَمَا وَهُوَ بِمَا عَالِمٌ
وَيْحَكِ أَمْثَالُ طَرِيفٍ قَلِيلٌ

(۳) رجز مرکب مثمن مقطوع

فاعِلاتُ مفعولن ۔ فاعلاتُ ۔ مفعولن

فارسی — وقت را غنیمت داں آنقدر کہ بتوانی — حافظ
حاصل از حیات اے جاں یکدم است تا دانی

اُردو (۱) کارگاہِ ہستی میں لالہ داغ ساماں ہے — غالب
برقِ خرمنِ راحت خونِ گرم دہقاں ہے

(۲) عشق سے طبیعت نے زیست کا مزا پایا
درد کی دوا پائی درد لا دوا پایا — غالب

۴- رجز مرکب مسدس مطوی مقطوع مجدوع

مُفتَعلن مفعولن - فاع

فارسی — اے گل رویت آتش بیز حلقۂ زلفت سنبل خیز

اُردو — وہ ہے سراپا حسن اور ناز میں ہوں مجسم سوز و گداز — شمس منیری

(ب) قلیل الاستعمال بحریں

(۱) رجز مرکب مثمن مطوی مسکن

مُفتَعِلُن - فاعلات - مفتعلن - فاعلات

فارسی (۱) غارت عشقت رسید رخت دل از ما ببرد
فتنہ یکیں سر کشید شحنہ بخون می فشرد

(۲) چوں بہ تجلی شناخت جانب جانہا شتافت
بادہ بجان شد مباح خوردن و خفتن حرام — شمس تبریز

اُردو (۱) سننے سمجھنے کو بات حق نے دئے گوش و ہوش
حق بہ طرف جس کے ہو آج نہ رہیو خموش

(۱) رجز مرکب مثمن مطوی مکفوف

مفتعلن - فاعلن - مفتعلن - فاعلن

فارسی (۱) اے رخ تو روشنیِ خانۂ چشم مرا
چشم و چراغِ ہمہ خواجۂ ہر دو سرا

(۲) ہست جہاں قطرۂ از نم جوئے دلم
قطرہ رہا کن بیا زود کہ عمّان منم — شمس تبریز

اُردو یاس و غم و آرزو جمع یہ سب چیز ہے
بل بے ترا حوصلہ دل بھی عجب چیز ہے — ناصر جنگ

(۳) رجز مرکب مثمن مطوی منحور

مفتعلن ۔ فاعلات ۔ مفتعلن ۔ فع

فارسی شاہ چو باشد خدا پرست مسلماں — عطا
خلق در امنیت اندر ملک بساماں

اُردو آکہ مری جان کو قرار نہیں ہے
طاقت بیداد انتظار نہیں ہے

نوٹ ۔ رجز مرکب مسدس مطوی مکشوف کا دوسرا وزن
مستفعلن مستفعلن ۔ فاعلن ہے ۔ اس وزن میں صرف عربی کے
اشعار ملے ہیں ۔

(۱) اَلخُرق شوم وَالتقیٰ جُنَّة وَالرفق یُمنٌ وَالقنوعُ الغنیٰ
جمن جمق

(۲) ھٰذَا رسُولُ اللّٰہِ خَیرُ البَشَر ھٰذَا النَّبیُّ المجتَبیٰ مِن مُضَر

(۲) رمل ہزج یا ہزج رمل مزاحف

(الف) کثیر الاستعمال بحریں

(۱) مثمن مکفوف اخرم

(۱) مفعولُ ۔ فاعلاتن ۔ مفعول ۔ فاعلاتن
(۲) مفعول ۔ فاعِلاتُ ۔ مفاعیل ۔ فاعلات

فارسی (۱) دل می رود ز دستم صاحب دلاں خدارا
دردا کہ راز پنہاں خواہد شد آشکارا — حافظ

(۲) با ہیچکس نشانے زاں دلستاں ندارد
یا من خبر ندارم یا او نشاں ندارد — حافظ

اُردو (۱) ہر اک صنم کدہ کیا کافر جگہ ہے ہم نے
قشقے بھی یاں کھنچائے زنار بھی بندھائے — میر

(۲) دل کا پتہ نہ پایا زلفوں کو کھول دیکھا
گیسو کو ڈھونڈ مارا طرّہ شُشل دیکھا — محشر

عربی اِنْ تَدْنُ مِنْہ شِبراً یقربک مِنْہ باعاً
بالشت — ہاتھ

فارسی (۱) عالم تمام از رخ جانانہ روشن ست
از یک چراغ کعبہ و بتخانہ روشن ست

(۲) منعم بکوہ و دشت و بیابان غریب نیست
ہر جا کہ رفت خیمہ زد و بارگاہ ساخت — سعدی

اُردو (۱) آتا ہے داغِ حسرتِ دل کا شمار یاد
مجھ سے مرے گنہ کا حساب اے خدا نہ مانگ — غالب

(۲) میکش کے دل کا راز کسی پر عیاں نہیں
شیشے کو دیکھ لو کہ دہن ہے زباں نہیں — امیر مینائی

عربی کُنَّا شُیُونُ ذَاتِكَ فِی عَجْدَ ةِ الْبُطُونِ
مِنْ نَاسُوَاكَ حَیْثُ تَقَلَّبْتَ فِی الشُیُونِ — غالب

(۲) مکفوف۔ اخرم۔ مسبغ

مفعولُ۔ فاعلاتن۔ مفعول۔ فاعلیان

فارسی لعلِ تو نوش خندت کام شکر دہاناں
سرّ دہانت بیروں از فہم نکتہ داناں

اُردو بیگانہ وضع برسوں اس شہر میں رہا ہوں
بخاگوں ہوں اور سب سے میں کس کا آشنا ہوں — امیر

(۳) اخرم۔ مکفوف۔ محذوف

مفعول۔ فاعلاتُ۔ مفاعیلُ۔ فاعلن

فارسی صوفی بیا کہ آئینہ صاف ست جام را
تا بنگری صفائے مے لعل فام را — حافظ

اُردو (۱) چھوڑا تھا دل نہ تھا یہ موے پہ خلل گیا
جب ہچکیاں سانس کی لگی دم ہی نکل گیا — مومن

(۲) جس جا نسیم شانہ کشِ زلفِ یار ہے
نافہ دماغ آہوئے دشتِ تتار ہے — غالب

(ب) قلیل الاستعمال بحریں

(۱) مثمن مکفوف مقطوع

(۱) مفاعیل۔ فاعلاتُ۔ مفاعیل۔ فاعلات

(۲) فاعلاتُ۔ مفاعیلُ۔ مفاعیلُ (مسدس)

فارسی
خوشا موسمِ بہار کہ بر طرفِ جوئبار
نہد یار گلعذار بکف جامِ خوشگوار — جامی

(۲) مسدس مکفوف

مفاعیلُ۔ مفاعیلُ۔ فاعلاتن

فارسی
خداوند جہاں بخش شاہ عادل
شہنشاہ جواں بخت رائے کامل

(۳) رجز رمل یا رمل رجز مزاحف

(الف) کثیر الاستعمال بحریں

(۱) مثمن و مسدس مخبول محذوف

(۱) مفاعلن ۔ فعلاتن ۔ مفاعلن ۔ فعلن
(۲) فاعلاتن ۔ مفاعلن فعلن

فارسی (۱) نشان عشق چہ پرسی زہر نشاں بگسل
کہ تا اسیر نشانی بہ بے نشاں نرسی — جامی

(۲) نشان مہر و فا نیست در تبسم گل
بنال بلبل مسکیں کہ جائے فریاد ست — حافظ

اردو (۱) ہوس نظارے کی اپنے دل حزیں میں رہے
نگاہ آنکھ سے نکلے تو دوربیں میں رہے

(۲) نوید امن ہے بیداد دوست جاں کے لئے
رہے نہ طرز ستم کوئی آسماں کے لئے — غالب

فارسی (۱) عاشقاں جاں فشاں کنند ہمہ
شاہداں کار جاں کنند ہمہ — خاقانی

(۲) اے وصال تو دل نواز ہمہ
وے فراق تو جاں گداز ہمہ — شمس تبریز

اردو (۱) درد منت کش دوا نہ ہوا
میں نہ اچھا ہوا برا نہ ہوا — غالب

(۲) خشک بن اب کی بار سبز ہوئے
موش دشتی کے خار سبز ہوئے — میر

عربی (۱) قَد اَتَتْ مِنْ اَوْطَانِهَا وَاسْتَمَرَّتْ[1]
اِذْ رَأَتْ مَا تَهْوَاهُ مِنْ طَلَلِ
بَيْنَمَا نَحْنُ فِي الْعَقِيقِ مَعاً
اِذْ اَتَى رَاكِبًا عَلَى جَمَلِهِ

(۲) مثمن مخبون ۔ محذوف مقطوع

مفاعلن ۔ فَعِلاتُن ۔ مفاعلن ۔ فِعلُن

فارسی (۱) حدیث عشق ز حافظ شنو نہ از واعظ
اگرچہ صنعتِ بسیار در عبارت کرد — حافظ
(۲) شکستہ طرف کلہ مست ناز می آئی
نگر بغارتِ اہلِ نیاز می آئی — نظیری

اُردو (۱) رگوں میں دوڑتے پھرنے کے ہم نہیں قائل
جو آنکھ ہی سے نہ ٹپکا تو پھر لہو کیا ہے — غالب
(۲) گئی ہے حد سے گزر شیخ کی نکو نامی
گمانِ بد ہی کبھی اس طرف نہیں جاتا — حالی

عربی (۱) وَفُؤَادِي كَعَهْدِهِ لِسُلَيْمَى
فعلاتن ۔ مفاعلن ۔ فعلاتن
بِهَوَى لَمْ يَحُلْ وَلَمْ يَتَغَيَّرْ
فعلاتن ۔ مفاعلن ۔ فعلاتن

---

[1] اس میں پہلا مصرع سالم اور دوسرا مزاحف ہے۔

(۳) مثمن و مسدس۔ مخبون مقطوع

(۱) مفاعلن۔ فعلاتن۔ مفاعلن۔ فعلات

(۲) فاعلاتن۔ مفاعلن۔ فعلات

نمبر۱ فارسی (۱) ریا حلال شما زند و جام بادہ حرام
زہے طریقت و ملت زہے شریعت و کیش — حافظ

(۲) اگرچہ عرض ہنر پیش یار بے ادبی ست
زباں خموش و لیکن دہاں پر از عربی ست — حافظ

اُردو (۱) وفورِ اشک نے کاشانہ کا کیا یہ رنگ
کہ ہو گئے مرے دیوار و در در و دیوار — غالب

(۲) اگرچہ لعل بدخشاں میں رنگ ڈھنگ ہے شوخ
یہ تیرے دونوں لبوں کا بھی کیا ہی رنگ ہے شوخ

نمبر۲ فارسی گرچہ ما بندگان بادشہیم
بادشاہانِ ملک صبح گہیم

اُردو (۱) مگر اس جاں باب کی حسن کے یہ بات
فعلاتن
ابھی ہو جاتی ہے حضور خیسات

(۲) عشق ہے تازہ کار تازہ خیال
ہر جگہ اس کی اک نئی ہے چال — میر

(۴) مسدّس مخبون مقطوع محذوف

فاعلاتن ۔ مفاعلن ۔ فعلن

فارسی (۱) دوستاں راکجا کنی محروم
تو کہ با دشمناں نظر داری — سعدی

(۲) با خرابا تیاں نشیں جامی
بگذر از صوفیاں طامات — جامی

اُردو (۱) تم مرے پاس ہوتے ہو گویا
جب کوئی دوسرا نہیں ہوتا — مومن

(۲) آج دلبر کو خواب میں دیکھا
نورِ حق کا حجاب میں دیکھا — مست

عربی قَدْ سَمِعْنَا مَا قَوْلُہٗ وَھُوَ اِفْکٌ
مِنْ کَذُوبٍ کَذَّبَ بِہٖ بَاسِغٌ
مبانو کاذب نور زمشی طاع

(ب) قلیل الاستعمال بحریں

(۱) رجز رمل یا رمل مجتث مثمن و مسدس مخبون

(۱) مفاعلن ۔ فعلاتن ۔ مفاعلن ۔ فعلاتن

(۲) فاعلاتن ۔ مفاعلن ۔ فعلاتن (مسدس)

(۳) فعلاتن ۔ فعلاتن ۔ مفاعلن

نمبر۱ فارسی	نسیم صبح سعادت بداں نشاں کہ تو دانی	
	خبر بکوئے فلاں بر بداں زباں کہ تو دانی	حافظ
(۲)	بہ بخشش منصب فراشیم کہ آں سر کو را	
	بدیدہ خاک بر دبم زگریہ آب افشانم	جامی
اُردو (۱)	موافقت ہیں عناصر کے گر نفاق نہ ہوتا	
	فراق روح کا قالب سے اتفاق نہ ہوتا	ردد
(۲)	دلا یہ درد الم بھی تو مغتنم ہے کہ آخر	
	نہ گریہ سحری ہے نہ آہ نیم شبی ہے	
(۳)	قضا نے تھا مجھے چاہا خراب بادہ اُلفت	
	فقط خراب لکھا بس نہ چل سکا قلم آگے	غالب
نمبر۲ فارسی	سبزہا نو دمیدہ بار دنیا مد	
	تازہ شد باغ داں نگار نیا مد	جامی
عربی	تَخِفِ اللّٰہَ وَاتْرُكِ الزَّهْوَ وَاذْكُرْ	
	تکبیر (فاعلاتن)	
	مَوْقِفَ الْخَاطِيِ بِيَوْمِ الْحِسَابِ	ابو العتاہیہ
نمبر۳ فارسی	صفا روئے تو دیدم زخود شدم	
	گلے از باغ تو چیدم زخود شدم	
اُردو	مجھے حاصل ہو جو تک بھی فراغ دل	
	تو رہے کیوں تپش و دردِ داغِ دل	

(۳) رمل رجز یا رجز رمل مسدس مخبون مشعث

فاعلاتن - مفاعلن - مفعولن

فارسی

وقت گل شد ہوائے گلشن دارم
ذوق جام مدام روشن دارم

عربی

یَتَرَقْرَقْنَ کَالسَّرَابِ وَقَدْ خُضْـ
ـنَ غِمَاراً مِنَ السَّرَابِ الْجَارِی

فعلاتن
فعولن

(۴) رجز متدارک مزاحف

قلیل الاستعمال بحریں

(۱) رجز متدارک مثمن مخبون

مُستفعِلُن فعِلُن مُستفعِلُن - فعِلُن

فارسی

دانی چہ گفت مرا آن بلبل سحری
تو خود چہ آدمی کز عشق بے خبری

عربی (۱) حتیٰ انتہیٰ الفرس الجاری وما وقعت
فی الارض من جثث القتلیٰ حوافرہ

(۲) ولحقرن صغیرا فی مخاصمتی
ان البعوضۃ تدمی مقلۃ الاسد

(۵) متقارب ہزج مزاحف

نادر الاستعمال بحر

(۱) متقارب ہزج مثمن مقبوض

فعولُ ۔ مفاعیلن ۔ فعول ۔ مفاعیلن

عربی (۱) تَقُولُ وَقَدْ مَالَ الْغَبِیْطُ بِنَا مَعاً
عَقَرْتَ بَعِیْرِی یَا امْرَءَ الْقَیْسِ فَانْزِلْ امراؤالقیس

(۲) فَلَا تَجْعَلِ الْحُسْنَ الدَّلِیْلَ عَلَی الْغِنَیٰ
فعولن
کَمَا کُلُّ مَصْقُوْلِ الْحَدِیْدِ یَمَانِیْ
فعولن

(۶) رمل متدارک مزاحف

نادر الاستعمال بحر

(۱) رمل متدارک مثمن مخبون

فَعِلاتُن ۔ فَعِلُن ۔ فَعِلاتُن ۔ فَعِلُن

فارسی لبِ او آبِ بقا ۔ سخنش مایۂ جاں
قدِ او سروِ سہی دہنش سرِّ نہاں

مشق (۱)

بحرِ ہزج سالم و مزاحف

سالم

فارسی (۱) اگر آں ترکِ شیرازی بدست آرد دلِ ما را
بخالِ ہندوش بخشم سمر قند و بخارا را — حافظ

(۲) بفکرت خواستم کز سرِّ وحدت یابم آگاہی
خطاب آمد کہ از پیرِ مغاں خواہ آنچہ می خواہی — جامی

(۳) دلِ من پیرِ تعلیم ست و من طفلِ زباندانش
دمِ تعلیم سر عشر و سرِ زانو دبستانش — خاقانی

اُردو (۱) چلا ہے او دلِ راحت طلب کیا شاداں ہو کر
زمینِ کوئے جاناں رنج دے گی آسماں ہو کر — وزیر

(۲) سنبھلنے دے مجھے اے ناامیدی کیا قیامت ہے
کہ دامانِ خیالِ یار چھوٹا جائے ہے مجھ سے — غالب

(۳) بھلا گل تو تو ہنستا ہے ہماری بے ثباتی پر
بتا روتی ہے کس کی ہستیِ موہوم پر شبنم — سودا

(۴) کہاں تک دم بخود رہیئے نہ ہوں کیجئے نہاں کیجے
کہاں تک کھائیے غم کب تلک ضبطِ فغاں کیجے — مومن

عربی (۱) اَمَافِی السّنِ وَالسِّتینَ مِنْ دَاعٍ
اِلَی التَّقَبُّبِیْ بَلیٰ اَوْ کَانَ لِیْ عَقْلِ
(۲) تَرَقَّ اَیُّهَا الکَرَادِیْ بِعُشَّاقٍ
تَنَادَوْ قَدْ تَعَاطَوْا کَاسَ اَشْوَاقِ.
جمع نشوان تنادوا

مزاحف

فارسی (۱) دلم بمروں شد از غمت غمت ز دل بروں نشد
زبوں شدم کہ بود کو ز دستِ غم زبوں نشد
(مفاعلن چار بار ملہ)
(۲) بیا جانب گلزار کہ گل آمد از خار
گہر آمد از کان و شکر آمد از نے — شمس تبریز
(مفاعیل۔ مفاعیل۔ مفاعیل۔ مفاعیل)
(۳) دلا در عشق رنج ما کشیدی کرم کردی و زحمتہا کشیدی
(مفاعیلن مفاعیلن فعولن)
(۴) شمس الحق تبریزی با نفس نیامیزی
از خلق بپرہیزی از نفی باثبات آ
(مفعول۔ مفاعیلن دو بار)
(۵) بنام آنکہ نامش حرز جانہاست ثنائے جوہرش تیغ زبانہاست
(مفاعیلن۔ مفاعیلن۔ مفاعیل)

(۶) غریبان را دل از بہر تو خون است
دلِ خویشان نمی دانم کہ چون است
(مفاعیلن ۔ مفاعیلن ۔ مفاعیل)

(۷) دیدن و زخود رفتن طرز آشنائیہا
پیشِ آن صنم بودن عالم جدائیہا
(فاعلن ۔ مفاعیلن ۔ فاعلن ۔ مفاعیلن)

(۸) چون خاک شوم گر گزری سوئے مزارم
بوئے جگر سوختہ یابی ز غبارم — جامی
(مفعول ۔ مفاعیل ۔ مفاعیل ۔ فعولن)

(۹) اقبال کرم می گزد ارباب ہمم را
ہمت نخورد نیشترِ لا و نعم را — عرفی
(مفعول ۔ مفاعیل ۔ مفاعیل ۔ فعولن)

(۱۰) آن کیست کہ شہرے ہمہ دیوانۂ اویند
مفتون شدۂ نرگسِ مستانۂ اویند
(مفعول ۔ مفاعیل ۔ مفاعیل ۔ مفاعیل)

(۱۱) امروز نہ شاعرم حکیمم دانندۂ حادث و قدیمم
(مفعول ۔ مفاعلن ۔ فعولن)

(۱۲) زہے باغ زہے راغ کہ بشگفت ز بالا
زہے صدر زہے بدر تبارک و تعالیٰ
(مفاعیل ۔ مفاعیل ۔ مفاعیل ۔ فعولن)

(۱۳) غریباں را دل از بہرِ تو خون ست
دلِ خویشاں نمی دانم کہ چون ست
(مفاعیلن ۔ مفاعیلن ۔ مفاعیل)

اُردو (۱) جلووں کا تقاضا ہے جلنے کا تہیا ہے
یہ دل ہے کہ موسیٰ ہے سینہ ہے کہ سینا ہے — حفیظ جالندھری
(مفعول ۔ مفاعیلن ۔ مفعول ۔ مفاعیلن)

(۲) بھولا ہوں جہاں کو میں سرشار اسے کہتے ہیں
مستی سے نہیں غافل ہشیار اسے کہتے ہیں
(مفعول ۔ مفاعیلن دو بار)

(۳) دیکھیے خدا کب تک پھر وہ دن دکھاتا ہے
یار کو ان آنکھوں سے غیر پر خفا دیکھیں — مومن
فاعلن ۔ مفاعیلن ۔ فاعلن ۔ مفاعیلن)

(۴) در پردہ انھیں غیر سے ہے ربط نہانی
ظاہر کا یہ پردہ ہے کہ پردہ نہیں کرتے — غالب
(مفعول ۔ مفاعیل ۔ مفاعیل ۔ فعولن)

(۵) کیفیتِ چشم اُس کی مجھے یاد ہے سوداؔ
ساغر کو مرے ہاتھ سے لینا کہ چلا میں
(مفعول ۔ مفاعیل ۔ مفاعیل ۔ فعولن)

(۶) نہ ہم مستوں کا دل سے ایک نعرہ
نہ زاہد کی نمازِ پنج گانہ
(مفاعیلن ۔ مفاعیلن ۔ فعولن)

(۷) تمنّاؤں میں الجھایا گیا ہوں
کھلونے دے کے بہلایا گیا ہوں — شادؔ عظیم آبادی
(مفاعیلن ۔ مفاعیلن ۔ فعولن)

(۸) لذّت جو ہے اپنے شعر تر میں
ہوتا ہے مزا یہ کس ثمر میں
(مفعول ۔ مفاعلن ۔ فعولن)

عربی (۱) سَقَاهَا اللّٰہ غَیثاً
مِنَ الوَسمِیِّ رَبِّیا
مطر الربیع سیراب شدن
(مفاعیلن ۔ مفاعلن)

(۲) فَقُلتُ لَا تَخَفْ شَیئاً
مَا عَلَیكَ مِن بَاسٍ
(مفاعلن مفاعیلن ۔ فاعلن ۔ مفاعیلن)

(۳) وَطَالَمَا وَطَالَمَا وَطَالَمَا
کَفَی بِکَفِّ خَالِدٍ نَخُوفُهَا
(مفاعلن ۔ مفاعلن ۔ مفاعلن)

مشق (۳)

بحرِ رجز سالم و مزاحف

سالم

فارسی (۱) عیدست و ساقی در قدح صہبا ز مینا ریختہ — قاآنی
در گوہرِ الماس گوں لعلِ مصفّا ریختہ

(۲) داؤد گفت اے بادشا چوں بے نیازی تو زما
حکمت چہ بود آخر ترا در خلقتِ ہر دو سرا

(۳) حق گفتش اے حرف زباں گنجے بُدم من در نہاں — شمس تبریز
خستم کہ تا پیدا شود آں گنج در د پر انہا

اُردو (۱) یہ جوشِ نسرین و سمن یہ لالہ و گل کا چمن
گلشن میں گویا چھپا گیا نورِ سحر رنگِ شفق — ذوق

(۲) بیٹھے جہاں ہیں غیر سب مجھ کو بلاتے ہو عبث — انشا
دل کو کڑھا کر اور بھی جی کو جلاتے ہو عبث

عربی (۱) شمسٌ بَدَت اَم وَجہُ لَیلیٰ مُشرِقٌ
مِن جِیدِ ھَا اَو نُورُ الثُریّا بارِقٌ

(۲) مَا خِلتُ اَنَّ الدھر یُشتِینی عَلیٰ
ضَرّاءِ مَا یَرضیٰ بِھَا ضَبُّ الکُدیٰ

سنگ سخت — جمع کدیہ زمین سخت

مزاحف

فارسی (۱) نفخ منم، صور منم، قرب منم، دور منم
واصل و مہجور منم، دور مشو دور مشو — شمس تبریز
(مفتعلن چار بار)

(۲) در صفِ منکران کنم دعوی عشق و زندہ ام
تلخیِ حرف حق چہ شد آں ہمہ گیر و دار کو — حزیں
(مفتعلن ۔مفاعلن دو بار)

(۳) چند بہرزہ صوفیا گوش بہ بانگ نے نہی
حالتِ وجد یابدت نالۂ زار من شنو — جامی
(مفتعلن ۔مفاعلن دو بار)

(۴) خوں شد دلِ دیوانہ ام زلفت بیازی ہمچناں
آخر رسید افسانہ ام شب را درازی ہمچناں
(مُستفعلن ۔مُستفعلن ۔مُستفعلن ۔مستفعلان)

اردو (۱) دل ہی تو ہے نہ سنگ و خشت درد سے بھر نہ آئے کیوں
روئیں گے ہم ہزار بار کوئی ہمیں ستائے کیوں — غالب
(مفتعلن ۔مفاعلن دو بار)

(۲) تاکہ یہ گبر اور ہنود ۔طاق پرست یوں باز
چھوڑ دیں شرک پوجنا آتش و آب و باد و خاک — ذوق
(مفتعلن ۔ مفاعلان دو بار)

(۲) دنیا و دیں کے جانب میلان ہو تو کیسے
کیا جانئے کہ اُس بن دل ہے کدھر ہمارا — میر

(مستفعلن ۔ فعولن دو بار)

عربی (۱) مَا وَلَدَت وَالِدَةٌ مِن وَلَدٍ
أَكْرَمَ مِن عَبدِ مَنَافٍ حَسَباً

(مفتعلن تین بار)

(۲) إِنَّ الشَّبَابَ وَالفَرَاغَ وَالجِدَة
مُفسِدَةٌ لِلمَرءِ أَيُّ مُفسِدَة
للتعجب

(مُستَفعِلُن ۔ مُفَاعِلُن ۔ مُفَاعِلُن)
(مفتعلن ۔ مُستفعلُن ۔ مفاعلن)

(۳) وَالنَّفسِ مِنَ الْنَفسِ شَيءٍ خُلِقَا
كُن عَلَيهَا مَا حَيِيتَ مُشفِقَا

(مُستَفعلُن ۔ مُفتعلُن ۔ مُفتعلُن)
(مُفَاعِلن ۔ مُستفعلُن ۔ مفاعِلُن)

مشق (۳)

بحر رمل سالم

فارسی (۱) ترکِ چشم او کند ساکن دلِ بیتاب مارا
زندگانی کشتنِ آتش بود سیماب مارا

اُردو (۱) تیرے دیوانے کی خاطر زلف کی زنجیر سے اب
اے پری جوشِ جنوں میں کچھ تو زیور چاہیئے ہے

(۲) رنج اُٹھا کر دل پھنسا کر جا ملا دشمن سے دلبر

عربی یَا خَلِیلَیَّ اعْذِرَانِیْ اِنَّنِیْ مِن
حُبِّ سَلْمٰی فِی اکْتِئَابٍ وَّانْتِحَابٍ
حزن بکا

مزاحف

فارسی (۱) یوسفِ مصرِ جمالی در فراغت عیب نیست
عاشقان گر گریہ ہمچوں پیرِ کنعانی کنند
(فاعلاتن ۔ فاعلاتن ۔ فاعلاتن ۔ فاعلات)

(۲) اے دلِ غافل زمانے از گریباں سر برآر
نیستی از مور کم از شوقِ شکر سر برار صائب

(۳) چوں زہدِ مسکیں دلم زاں جعدِ خم در خم کہ ہست جامی
ہر خمے صد حلقہ و ہر حلقۂ بندے دگر
(فاعلاتن ۔ فاعلاتن ۔ فاعلاتن ۔ فاعلن)

(۴) بس کہ درجاں نگار و چشم بیدارم توئی
ہر کہ پیدا می شود از دور پندارم توئی — جامی

ایضاً

(۵) لغزشِ مستانہ در رفتار و جام مے بکف — فرد
رخصت اے نقوی کہ یار آمد بسامانِ دگر

ایضاً

(۶) عاشق از پردۂ اغیار چہ پروا دارد
آتش از سرزنشِ خار چہ پروا دارد

ایضاً

(۷) اے دل آں بہ کہ خراب از مئے گلگوں باشی
بے زر و گنج بصد حشمتِ قاروں باشی
(فاعلاتن - فعلاتن - فعلاتن - فعلن)

(۸) بہ ملازمانِ سلطاں کہ رساند ایں دعا را
کہ بشکرِ پادشاہی ز نظر مراں گدا را — حافظ
(فعلاتُ - فاعلاتن - فعلاتُ - فاعلاتن)

(۹) تو اگر ز کعبہ راندی دگر از کنشت مارا
نعم بندہ پرور تو بر درِ بہشت مارا — نظری
(فعلاتُ - فاعلاتن - فعلاتُ - فاعلاتن)

(۱۰) بمناجات بُدم دوش زمانے بہ سجود — شمس تبریز
دیدہ پر آب و بجانم تف آتش زدہ بود
(فَعِلاتُن - فعِلاتن - فعِلاتن - فعِلات)

(۱۱) دوش دیدم کہ ملائک در میخانہ زدند — حافظ
گِلِ آدم بسرشتند و بہ پیمانہ زدند
(فَعِلاتُن - فَعِلاتُن - فَعِلاتُن - فَعِلات)

(۱۲) صبحدم مُرغ چمن باگل نو خاستہ گفت
ناز کم کن کہ دریں باغ بسے چوں تو شگفت — حافظ
(فاعلاتُن - فَعِلاتُن - فَعِلاتُن - فَعِلاتُ)

(۱۳) حُسن گویند کہ چوں دیدہ شود دل برباید — شور یدہ
تو بدیں حُسن دل از دیدہٗ نادیدہ رُبائی
(فاعلاتُن - فَعلاتُن - فعِلاتُن - فعِلاتُن)

اُردو (۱) دہر میں کیا کیا ہوئے ہیں انقلابِ عظیم — شاد عظیم آبادی
آسماں بدلا - زمیں بدلی - نہ بدلی خوئے دوست
(فاعلاتُن - فاعلاتُن - فاعلاتن - فاعلات)

(۲) فصل گُل ہے کو بکو چلّا رہے ہیں مے فروش — رند
بادۂ رنگیں بیادِ ساقیِ کوثر بنوش
ایضاً

(۳) آ گیا پیغامِ دلبر عاشقِ مضطر کے پاس
رند — نکہتِ یوسف گئی یعقوب پیغمبر کے پاس

ایضاً

(۴) ہے نگاہِ لطف دشمن پر تو بندہ جائے ہے
مومن — یہ ستم اے بے مروت کس سے دیکھا جائے ہے
(فاعلاتن - فاعلاتن - فاعلاتن - فاعلن)

(۵) حق تو یہ ہے یہ انانیت عجب غمّاز ہے
قصّہ پہنچا یا زبانِ دار تک منصور کا
(فاعلاتن - فاعلاتن - فاعلاتن - فاعلن)

(۶) ناوک انداز جدھر دیدۂ جاناں ہونگے
مومن — نیم بسمل کئی ہونگے کئی بیجاں ہونگے
(فاعلاتن - فعلاتن - فعلاتن - فعلن)

(۷) کھل گیا عشقِ صنم طرزِ سخن سے مومن
اب چھپاتے ہو عبث بات بناتے کیوں ہو
(فاعلاتن - فعلاتن - فعلاتن - فعلن)

غالب

(۸) گھر ہمارا جو نہ روتے بھی تو ویراں ہوتا
بحر گر بحر نہ ہوتا تو بیاباں ہوتا
(فاعلاتن - فعلاتن - فعلاتن - فعلن)

(۹) اُس روانی سے ذرا خنجر بیداد رہا ، ہو بارے اکدم اثرِ نالہ و فریاد رہا — مومن

(فاعلاتن - فَعِلاتن - فعلاتن - فَعْلن)

(۱۰) مست جاتے ہیں خرابات سے مسجد کی طرف
راہ مخدوش ہے اللہ نگہباں اُن کا — شاد عظیم آبادی

(فاعلاتن - فعلاتن - فعلاتن - فعْلن)

(۱۱) گنہ و جرم پہ بھی کرتا ہے تو رزق رسانی
ترے الطاف سے محروم نہ میخوار نہ زانی

(فعلاتن - فعِلاتن - فعلاتن - فعِلاتن)

(۱۲) دلِ مضطرب کا دیکھا عجب اضطراب اُلٹا
ہوا اور مضطر اُس نے جو ذرا نقاب اُلٹا

(فعِلاتُ - فاعلاتن - فعِلاتُ - فاعلاتن)

عربی (۱) اَوْعِدُونِي اَوْعِدُونِي وَاطِلُوا
حُكْمُ دِينِ الحُبِّ دِينُ الحُبِّ لِي

(فاعلاتن - فاعلاتن - فاعلن) (مسدس)

(۲) جَاءَ بَدْرٌ كَامِلٌ قَدْ كَدَّرَ الشَّمْسَ الضُّحٰى
نُورُ اٰتٌ فِي جَنَّةٍ لَيْلٍ اَوْ نَهَارٍ جُوْرُنَا

(فاعلاتن - فاعلاتن - فاعلاتن - فاعلن)

(۳) لَيْسَ يَرْجُو اللّٰهَ اِلَّا خَائِفٌ مَنْ رَجَا خَافَ وَمَنْ خَافَ رَجَا

(فاعلاتن - فاعلاتن فاعلن) (فاعلاتن - فعلاتن فعلن)

(۴) انّما بدرُ بنُ عمّارٍ سحابٌ   ہطلٌ فیہِ ثوابٌ و عقابٌ   متنبی

(فاعلاتن - فاعلاتن - فاعلاتن)

(فعلاتن - فعلاتن - فعلاتن)

(۵) ما رأیتُ العیشَ یصفو لاحدٍ
دونَ کدٍّ وعناءٍ ونکدٍ

(فاعلاتن - فاعلاتن - فعلن)

مشق (۴)

بحر متقارب سالم و مزاحف

سالم

فارسی (۱) شبِ قدر باشد دلِ عاشقاں را   حزیں
سوادِ سرِ زلفِ عنبر فشانت

(۲) در آئی در آئیم بگیری بگیرم   شمس تبریز
بگوئی بگوئیم علاماتِ مستاں

(۳) ز شرمِ رخت لالہ را داغ بر دل
ز رشکِ قدت سرو را پائے در گل

اردو (۱) نہ دیکھا جو کچھ جام میں جم نے اپنے   سودا
سو اک قطرۂ مے میں ہم دیکھتے ہیں

(۲) کسی کا ہوا آج کل تھا کسی کا
نہ ہے تو کسی کا نہ ہوگا کسی کا — مومن

(۳) ترے ہجر میں زندگی جاں گسل ہے
یہی پھول سا دل کلیجہ پہ سل ہے — شاد عظیم آبادی

عربی (۱) وَكَانَا زَمَانًا شَرِيكَيْ عِنَانٍ
رَضِيعَيْ لِبَانٍ خَلِيلَيْ صَفَاءٍ

(۲) سَلَامٌ عَلَى مَنْ قَرَّبَنَا حِمَاهَا
فَأَمْسَى فُؤَادِي يُعَانِي بَلَاهَا

مزاحف

فارسی (۱) چو معشوق رند ست و مے می خورد
اگر عاشقی پارسائی مکن — جامی
(فعولن ـ فعولن ـ فعولن فعل)

(۲) خدایا جہاں بادشاہی تراست
زما خدمت آید خدائی تراست — جامی
(فعولن ـ فعولن ـ فعولن ـ فعول)

(۳) ز سر عشق تو بود ساکن زبان ارباب شوق لیکن
ز بیزبانی غم نہانی چنانکہ دانی شدہ آشکارا — جامی

(۴) زہے دو زلفت کر برگ گل تر فگندہ سنبل نشاند عنبر
لب چو قندت نبات و شکر قدِ بلندت سہی صنوبر

(فعول۔ فعلن۔ سولہ بار)

(۵) زہے دو چشمت بخونِ مردم کشادہ تیر و کشیدہ خنجر
رخ چو ماہت صباح دولت خطِ سیاہت شبِ معنبر

(فعولن۔ فعلن۔ سولہ بار)

(۶) امروز مستم مجنوں پرستم بگرفت دستم دستِ خدائی شمس تبریز
(فِعْلُن۔ فعولن۔ فِعْلُن۔ فعولن)

(۷) سوختہ جانم زاتشِ دوری بے تو ندانم چیست صبوری
(فعلُ۔ فعولن فعلُ۔ فعولن)

اُردو (۱) خیال اجل سے تسلّی کروں
وہ طاقت بھی جان حزیں ہو چکی مومن
(فعولن۔ فعولن۔ فعولن۔ فعَل)

(۲) کدھر ہے نوائے ساقیٔ گلعذار
مرا غم سے دل ہو گیا خار خار
(فعولن۔ فعولن۔ فعولن۔ فعول)

(۳) ہمیں غرض کیا کہ جائیں گے ہم حرم کو اے شیخ بتکدے سے
یہیں بتوں میں خدا کا اپنے ظہور قدرت نہ دیکھ لیں گے ذوق
(فعولُ۔ فعلن۔ سولہ بار)

(۴) تری گلی میں پہنچ گئے ہم تو یاد رکھ عمر بھر رہیں گے
یہی تو دنیا میں اک جگہ ہے ملے گا موقع تو مر رہیں گے
(فعولُ فعلن ۔ سولہ بار)

(۵) پچھلے پہر اٹھ اٹھ کے نمازیں ناک رگڑنی سجدے پہ سجدے

(۶) جو نہیں جائز اس کی دعائیں
اُف ری جوانی ہائے زمانے شادؔ عظیم آبادی
(فعلُ ۔ فعولن ۔ سولہ بار)

عربی (۱) اَفَادَ فَجَادَ وَسَادَ فَزَادَ
وَقَادَ فَزَادَ وَعَادَ فَافْضَلَ
(فعولُ ۔ فعول ۔ فعولُ ۔ فعول) فعولن

(۲) تَلَقَّ الْاُمُوْرَ بِصَبْرٍ جَمِيْلٍ
(فعولن ۔ فعولُ ۔ فعولن ۔ فعولن)
وَصَدْرٍ رَحِيْبٍ وَخَلِّ الْحَرَجْ
(فعولن ۔ فعولن ۔ فعولن فعل)

(۳) لَوْ لَا خِدَاشٌ اَخَذْتُ جِمَالَا
(فعلن ۔ فعولن ۔ فعولُ ۔ فعولن)
تِ بَكْرٍ وَلَمْ اُعْطِهٖ مَا عَلَيْهَا
(فعولن ۔ فعولن ۔ فعولن ۔ فعولن)

سلہ خداش ایک شخص کا نام ہے۔ جمالات جمع جمالۃ اور جمالۃ جمل کی جمع ہے

(۴) قُلتُ سیداً اذ اَلمَّتْ جاءَنی
فعلن۔ فعولن۔ فعولن فعلن
فَاَحسَنتُ قَولاً وَاَحسَنتُ رایاً
فعولن۔ فعولن۔ فعولن۔ فعولن

(۵) اَیَلهُو وَ یَلعَبُ مِن نَفسِہٖ
فعولن۔ فعول۔ فعولن۔ فعَل
تموتُ وَ مَنزِلہٖ یَخرَبُ — ابوالعتاہیہ
فعولُ۔ فعول۔ فعولن۔ فعَل

(۶) تَنافَسَ فی جَمعِ مَالٍ حُطَامٍ
فعولُ۔ فعولن۔ فعولن۔ فعولن
وَکُلٌّ یَزُولُ وَکُلٌّ یَبِیدُ — ابوالعتاہیہ
فعول۔ فعول۔ فعول۔ فعولن

مشق (۵)

بحر کامل سالم

فارسی (۱) زخدنگہائے جفائے تو چہ قدر خوشتم کہ ہنوز ازاں
زدلم نکردہ یکے گذر زقفائے آن دگرے رسد
جامی

(۲) بہ صنوبرِ قدِ دل کشئے اگر اے صبا گزرے کنی — جمال الدین حسین
بہ ہوائے جانِ حزینِ من دل خستہ را خبرے کنی

اُردو (۱) وہ جو ہم میں تم میں قرار تھا تمھیں یاد ہو کہ نہ یاد ہو — مومن
وہی یعنی وعدہ نباہ کا تمھیں یاد ہو کہ نہ یاد ہو

(۲) جو چمن میں گذرے تو اے صبا تو یہ کہیو بلبلِ زار سے — جرأت
کہ خزاں کے دن بھی ہیں سامنے نہ لگانا دل کو بہار سے

عربی (۱) عَفَتِ الدِّيَارُ مَحَلُّهَا فَمُقَامُهَا — معلقہ لبید
بِمِنًى تَأَبَّدَ غَوْلُهَا فَرِجَامُهَا

(۲) وَهَوَاجِلٌ وَصَوَاهِلٌ وَمَنَاصِلٌ — متنبی
زمین وسیع، اسپ، شمشیر
وَذَوَابِلٌ وَتَوَعُّدٌ وَتَهَدُّدُ
نیزے، دھمکی

مشق (۶)

بحر وافر مزاحف

عربی أَتُقْصِي اللهَ وَهُوَ بِرَاكَ جَهْرًا ٭ وَتَنْسَى فِي غَدٍ حَقًّا تَرَاهُ — ابو العتاہیہ
(مفاعیلن۔ مفاعلاتن۔ فعولن) مفاعیلن۔ مفاعیلن فعولن

---

۱ وہ گھر منیٰ کے جن میں چند روزہ اور دیرتک قیام رہا سب مٹ مٹا گئے اور اُس کے مواضع غول اور رجام اُجڑ گئے۔

مشق (۷)

بحر متدارک

سالم

فارسی
آن صنم کز غمش جان و دل گشت خوں
نے عجب گر چکد اشک من لالہ گوں

اُردو
فوج عصیاں نے گھیرا ہے ہر سمت سے
توبہ کس طرح پہنچے گنہگار تک
منیر

مزاحف

فارسی
دیدم مستش جستم دستش
آساں آساں فی ستر اللہ
شمس تبریز
(فِعْلُن ۔ فِعْلُن ۔ فِعْلُن ۔ فِعْلُن)

اُردو (۱) مرا دشمن اگرچہ زمانہ رہا
ترا یوں ہی میں دوست یگانہ رہا
(فَعِلُن ۔ فَعِلُن ۔ فَعِلُن ۔ فَعِلُن)

(۲) یہ ستم تو ستم میں ستم ہی نہیں یہ جفا تو جفا میں جفا ہی نہیں
کیے قتل ہزاروں ہوئے بسمل نہ کبھی شکوہ تو لب پہ لایا ہی نہیں
فَعِلُن ۔ فَعِلُن ۔ فَعِلُن ۔ فَعِلُن (سولہ بار)

(۳) کیا بے طاقت ہوتا ہے ہر دم جی رخصت ہوتا ہے — میر

(۴) جو ہو نخچیر کبھی بن میں گزر میرا کہے کانٹوں سے جسم نزار میرا
کرو عضو ہر ایک فگار مرا تمھیں قیس کے برہنہ پائی کی قسم — گویا

(فَعِلُن اور فِعْلُن دونوں ملے ہوئے ہیں)

عربی (۱) اَبْلُ الدُّنیا کُلٌّ فِیہَا نَقْلَۃً نَقْلَۃً دَفْناً دَفْناً

(فِعْلن چار بار)

(۲) اَھٰذَا دَارُھُمْ اَقْفَرَتْ اَمْ زُبُوْرٌ مَحَتْہُ الدُّھُوْرُ
جمع زبر بمعنی کتوب

(فعولن ۔ فاعلُ ۔ فاعلُن) (فاعلن ۔ فاعلن ۔ فاعلان)

مشق (۸)

رجز مرکب مزاحف (۱)

فارسی (۱) صید کناں مرکب نوشیرواں
دور شد از کوکبہ خسرواں

(مفتعلن ۔ مفتعلن ۔ فاعلات)

(۲) مرد ہمہ جا بہ سرِ کار بہ شخص معطل خجل و خوار بہ
قطرہ ز فیضِ تو گہر می شود
خاک بتاثیر تو زر می شود

(مفتعلن ۔ مفتعلن ۔ فاعلن)

(۴) اے نازنیں در کوئے ما گزر کن

اے مہ جبیں بر روئے ما نظر کن

(مستفعلن ۔ مستفعلن ۔ فعولن)

اُردو (۱) ہم نے کیا تجھ پہ دل و جاں نثار — طالب

تو نہ ہوا ہائے دل و جاں سے یار

(مفتعلن ۔ مفتعلن ۔ فاعلات)

(۲) دیکھا دمِ نزعِ دل آرام کو عید ہوئی ذوق لئے شام کو

(مفتعلن ۔ مفتعلن ۔ فاعلن)

عربی (۱) یُقِلُّ وُ الانسانَ فِی کَفسِہ — ابوالعتاہیہ

(مفاعلن ۔ مستفعلن ۔ فاعلن)

اَمْرٌ اَحَدٌ یَا بَاہ عَلَیْہِ اُنْفُنَا

(مستفعلن ۔ مستفعلن ۔ فاعلن)

(۲) مَنْ طَلَبَ العِزَّ لِیَبقیٰ بِہ — ایضاً

(مفتعلن ۔ مفتعلن ۔ فاعلن)

فَاِنَّ عِزَّ المَرْءِ وَ تَقْوَاہُ

(مفاعلن ۔ مستفعلن ۔ فعلن)

(۳) آمَنْتُ بِاللّٰہِ وَ اَیْقَنْتُ

(مستفعلن ۔ مفتعلن ۔ فاع)

وَاللّٰہُ حَسْبِی حَیْثُمَا کُنْتُ

مستفعلن ۔ مستفعلن ۔ فاع

(۴) اَلدَّارُ وَحْشٌ وَالرُّسُوْمُ کَمَا
اے مستوحش — آثارہ
مُستفعلن ۔ مستفعِلُن ۔ فِعِلُن
رَقَّشَ فِیْ ظَہْرِ الاَدِیْمِ قَلَمٌ
مرتب
مفتعلن ۔ مستفعلن ۔ فِعِلُن

رجز مرکب مزاحف (۲)

فارسی (۱) بہر تو ام منتظر چشم براہ اے نگار
جان من آید بلب چند کشم انتظار
(مفتعلن ۔ فاعِلُن ۔ مفتعلن مفاعلات)

(۲) سنتِ عشاق نیست دل بہوس داشتن
قالبِ خاکی چو باد ہمرہ خس داشتن
(مفتعلن ۔ فاعلات ۔ مُفتعلُن ۔ فاعِلُن)

(۳) بخت جواں دار آں کہ با تو قرین ست
پیر نگردد کہ در بہشت برین ست
(مفتعلن ۔ فاعلات ۔ مفتعلن ۔ فاع)

(۴) دیدۂ اہل طمع بہ نعمت دنیا
پر نشود ہمچناں کہ چاہ بہ شبنم
(مُفتعلُن ۔ فاعِلاتُ ۔ مُفتعلن ۔ فع)

اردو (۱) کیوں نہیں قربان ہوں جب وہ کہے ناز سے — نزاکت
ہم کو جفا کا ہے شوق اہلِ وفا کون ہے
(مفتعلن - فاعلات مفتعلن - فاعلن)

(۲) کوئی نہیں آس پاس خوف نہیں کچھ — انشا
ہوتے ہو کیوں بے حواس خوف نہیں کچھ
(مفتعلن - فاعلات مفتعلن - فع)

عربی (۱) عَجِبْتُ لِلنَّارِ نَامَ رَاهِبُهَا
عَجِبْتُ لِلْخُلْدِ نَامَ رَاغِبُهَا — ابو العتاہیہ
(فاعلن - فاعلات مفتعلن)

(۲) مَا الْمَرْءُ إِلَّا بِحُسْنِ مَذْهَبِهِ
سَوَّاهُ جَهْرًا وَعَدْلِ قِسْمَتِهِ
(مستفعلن - فاعلات - مفتعلن)

(۳) حَسْبُكَ مَا قَدْ أَتَيْتَ مُعْتَمِدًا
فَاسْتَغْفِرِ اللّٰهَ ثُمَّ بِهٖ تَعِدْ
مستفعلن
(مفتعلن - فاعلات - مفتعلن)

(۴) لَوْ كُنْتَ تَدْرِيْ مَاذَا يُرِيْدُ بِكَ
(مستفعلن - مفعولات - مفتعلن)
أَمْوَتُ لَا لِيْ جُفُوْنَكَ السَّهَدُ
فرسودہ کردینی — بیداری
(مفتعلن - فاعلاتُ - مفتعلن)

مشق (۹)

بحر رمل - رجز - مزاحف

فارسی (۱) اے کہ پنجاہ رفت و درخوابی
مگر ایں پنج روز دریابی سعدی
(فاعِلاتُن - مفاعِلن - فِعلُن)

(۲) تا بہ گلشن ترا گزر افتاد سرو از پائے خود بسر افتاد
(فاعِلاتن - مفاعلن - فعِلان)

(۳) ساقیا توبہ را قلم در کش بر درِ میکدہ عَلَم درکش خاقانی
(فاعِلاتُن - مُفاعِلُن - فَعِلُن)

(۴) ہر شب از شوق جامہ پارہ کنم
عاشقم - عاشقم چہ چارہ کنم
(فاعِلاتُن - مفاعِلُن - فَعِلُن)

اُردو (۱) واعظا چھوڑ ذکرِ نعمتِ خلد
کہہ شراب و کباب کی باتیں
(فاعِلاتُن - مفاعلن - فِعْلُن یا فَعِلُن)

(۲) شکنِ زلفِ عنبریں کیوں ہے
نگہِ چشمِ سُرمہ سا کیا ہے غالب
(فاعلاتُن - مُفاعِلُن - فِعلُن)

(۳) امتحاں کے لیے جفا کب تک
التفات ستم نما کب تک — مومن
(فاعلاتن - مفاعلن - فعلن)

عربی (۱) لَيْتَ شِعْرِیْ اَحلٌ ثَمَّ اَهْلٌ آتِيَنَّهُمْ
(فاعلاتن - مستفعلن - فاعلاتن)

اَمْ يَحُوْلَنْ مِنْ دُوْنِ ذَاكَ التَّرَدِّیْ
(فاعلاتن - مستفعلن - فاعلن)

(۲) مِنْ تُرَابٍ خُلِقْتَ لَا شَكَّ فِيهِ
(فاعلاتن - مفاعلن - فاعلاتن)

وَغَدًا اَنْتَ صَائِرٌ لِلتُّرَابِ — ابو العتاہیہ
(فعلاتن - مفاعلن - فاعلاتن)

(۳) فَلَعَمْرِیْ لَرُبَّ يَوْمَ قُنُوطٍ
یاس
(فعلاتن - مفاعلن - فعلاتن)

قَدْ اَتَى اللّٰهُ بَعْدَهُ الْغِيَاثُ — ایضاً
فریادرسی
(فاعلاتن - مفاعلن - فاعلاتن)

(۴) وَرَدُوْا كُلُّهُمْ حِيَاضَ الْمَنَايَا
(فعلاتن - مفاعلن - فاعلاتن)

ثُمَّ لَمْ يَصْدِرُوْا عَنِ الْاِيْرَادِ — ایضاً
(فاعلاتن - مفاعلن - مفعولن)

(۵) وَالمَنَايَا يَاتِي عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ

(فاعلاتن ۔ مستفعلن ۔ فاعلاتن)

وَالْبَلٰى مِنْ صَدَّ لِكُلِّ جَدِيْد ابوالعتاہیہ

(فاعلاتن ۔ مفاعلن ۔ فاعلاتن)

(۶) بَيْنَمَا نَحْنُ فِي الْعَقِيْقِ مَعًا

(فاعلاتن ۔ مفاعلن ۔ فعلن)

اِذَا اَتٰى رَاكِبٌ عَلٰى جَمَلِهٖ

(فاعلاتن ۔ مفاعلن ۔ فعلن)

مشق (۱۰)

بحر رجز ۔ رمل ۔ ہزاحف

فارسی (۱) سخن ز روضۂ رضواں بکوئے یار کشد غالب

چو جادہ کہ ز صحرا بہ لالہ زار کشد

(مفاعلن ۔ فعلاتن ۔ مفاعلن ۔ فعلن)

(۲) کسے نماند کہ دیگر بہ تیغ ناز کشی

مگر کہ زندہ کنی خلق را و باز کشی خسرو

(مفاعلن ۔ فعلاتن ۔ مفاعلن ۔ فعلن)

(۳) ہمائے بر ہمہ مرغاں ازاں شرف دارد

کہ استخواں خورد و طائرے نیازارد

(مفاعلن ۔ فعلاتن ۔ مفاعلن ۔ فعلن)

(۴) بگیے کہ وقت علاجِ دماغ من باشد
نسیم در یمن و نافہ در ختن باشد — نظیری
(مُفاعلن ۔ فَعِلاتن ۔ مفاعلن ۔ فَعِلن)

(۵) سرشک نیست کہ از چشم زار لرزد و ریزد
دلِ من است کہ از در دیار لرزد و ریزد
(مفاعلن ۔ فعلاتن ۔ مفاعلن ۔ فعلاتن)

(۶) مکن بنامہ سیاہی ملامت من مست
کہ آگہ است کہ تقدیر بر سرش چہ نوشت — حافظ
(مُفاعلن ۔ فَعِلاتن ۔ مفاعلن ۔ فَعِلات)

(۷) عزیز مصر برغم برادرانِ غیور
ز قعر چاہ برآمد باوج ماہ رسید — حافظ
(مفاعلن ۔ فَعِلاتن ۔ مفاعلن ۔ فَعِلات)

اُردو (۱) جنوں کی پردہ دری سے جہاں میں زیرِ فلک
کسی طرح سے مرا رازِ دل نہاں نہ رہا — غالب
(مفاعلن ۔ فعلاتن ۔ مفاعلن ۔ فعلن)

(۲) صدا تپش پہ تپش ہے دلِ تپاں کے لئے
ہمیشہ غم یہ ہے غم جانِ ناتواں کے لئے — ذوق
(مفاعلن ۔ فعلاتن ۔ مفاعلن ۔ فعلن)

(۳) شب وصال میں دل پر قلق ابھی سے ہے
سحر ہے دور مرا رنگ فق ابھی سے ہے
(مفاعلن - فعلاتن - مفاعلن - فعلن)

(۴) عجب نشاط سے جلاد کے چلے ہیں ہم آگے
کہ اپنے سایہ سے سر پاؤں سے ہے دو قدم آگے — غالب
(مفاعلن - فعلاتن دو بار)

(۵) نہیں ہے سایہ کہ سنکر نوید مقدم یار
گئے ہیں چند قدم پیشتر در و دیوار
(مفاعلن - فعلاتن - مفاعلن - فعلات فعلان)

عربی (۱) تَمُوتُ غَدًا وَتَأتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَرْدَا — ابوالعتاہیہ
مفاعلن - فاعلاتن مستفعلن - فعلاتن

(۲) بَانَتْ سُعَادُ فَقَلْبِي الْيَوْمَ مَتْبُولُ — بانت سعاد
مُتَيَّمٌ إِثْرَهَا لَمْ يُفْدَ مَكْبُولُ
(مستفعلن - فعلن - مستفعلن - فعلن)

مشق (۱۱)

بحر ہزج - رمل مزاحف

فارسی (۱) یک پائے در خمرا بات[1] پائے دگر بہ مسجد
یک دست رہن ساغر یک دست در دعایم
(مفعول - فاعلاتن - مفعول - فاعلاتن)

---

[1] یہاں ت ساقط ہوگئی ہے۔

(۲) از خونِ دل نوشتم نزدیک یار نامہ — حافظ
اِنّی رَاَیتُ دَھراً مِن ھِجرِكَ القِیامہ
(مفعولُ - فاعلاتن - مفعول - فاعلاتُن)

(۳) از دور زش جفایش دل را چو سنگ کردیم
با یار آہنیں دل سامانِ جنگ کردیم
(مفعولُ - فاعلاتن - مفعول - فاعلیان)

(۴) صوفی بیا کہ آئینہ صاف است جام را — حافظ
تا بنگری صفائے مےِ لعل فام را
(مفعولُ - فاعلات - مفاعیل - فاعل)

(۵) بحریست بحرِ عشق کہ ہیچش کنارہ نیست
آنجا جز اینکہ جاں بسپارند چارہ نیست
(مفعولُ - فاعلاتُ - مفاعیلُ - فاعلات)

(۶) اے مرتفع زنسبتِ ذاتِ تو شانِ عِلم
کلکِ گہر فشانِ تو رطب اللسانِ عِلم
(مفعولُ - فاعلات - مفاعیلُ - فاعلات)

اُردو (۱) ہم ہیں غلام اُن کے جو ہیں وفا کے بندے
اس کو یقین جانو گر ہو خدا کے بندے
(مَفعُولُ - فاعِلاتُن - مَفعُولُ - فاعِلاتُن)

(۲) مرتا نہیں ہوں کچھ میں اس سخت دل کے ہاتھوں
پستا ہوں آپ اپنے کمبخت دل کے ہاتھوں — میر درد
(مفعول۔ فاعلاتن۔ مفعول۔ فاعلیان)

(۳) کیوں جل گیا نہ تاب رخ یار دیکھ کر
جلتا ہوں اپنی طاقت دیدار دیکھ کر — غالب
(مفعول۔ فاعلات۔ مفاعیل۔ فاعلن)

(۴)(ب) کل تم جو بزم غیر میں آنکھیں چرا گئے
کھوئے گئے ہم ایسے کہ اغیار پا گئے — مومن
(مفعول۔ فاعلات۔ مفاعیل۔ فاعلن)

(۵) نہلا دیا عدو کو لہو میں بسان تیغ
میری زباں کے آگے چلے کیا زبان تیغ
(مفعول۔ فاعلات۔ مفاعیل۔ فاعلات)

مشق (۱۲)

بحر رجز متدارک مزاحف

عربی (۱) مَا النَّاسُ إِلَّا مَعَ الدُّنْيَا وَصَاحِبِهَا
(مستفعلن۔ فاعلن۔ مستفعلن۔ فعلن)
فَكَيْفَ مَا تَقَلَّبَتْ يَوْمًا بِهِ انْقَلَبُوا — ابو العتاہیہ
(مفاعلن۔ فعلن۔ مستفعلن۔ فعلن)

(۲) اِیَّاکَ وَالبَغیَ وَالبُهتَانَ وَالرِّیَبَہ
وَالشِّرکَ وَالکُفرَ وَالطُّغیَانَ وَالنِّیبَہ — ابوالعتاہیہ
(مستفعلن - فاعلن مستفعلن فعلن)

(۳) وَاِنَّ لِلدَّهرِ لو یُحصٰی تقلّبہٗ
انقلاب
(مفاعلن - مفاعلن فعلن - مستفعلن)
فِی کُلِّ طَرفَۃِ عَینٍ مِنکَ تَقلِیبَہٗ
مستفعلن فعن - مستفعلن - فعلن)

مشق (۱۳)

بحر رمل - متدارک مزاحف

عربی (۱) مَا اَشَدَّ الموتِ جِدَّ احقّاً
(فاعلاتن - فاعلن - مفعولن)
مَا وَرَاءُ الموتِ حَقّاً اَشَدُّ
(فاعلاتن - فاعلن - فاعلاتن)

(۲) یَا وَمِیضَ البَرقِ بَینَ الغَمَامِ
(فاعلاتن - فاعلن - فاعلات)
فَعَلَیکَ بِہٖ عَلَیهَا السَّلَامِ
(فعلات - فاعلن - فاعلات)

